بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی | R. No. CCLXXXVIII | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۹ | مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیہ والسلام مطابق ۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۳۱ ہاڑ سمت ۶۷ب | نمبر ۳۸

پیشگی چار روپے

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ایسے خطوں کا کس طرح جواب دیا جاسکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں جنمیں اپنی بیماری اور لاچاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے۔ اور اگر نام پڑھا جاوے۔ تو شہر۔ مقام۔ ضلع و محلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے تو کس طرح روانہ ہو۔ پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں۔ اور پھر دوسرے خط میں شکائت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے۔ ایسا ہی ایک خط اسوقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابوالحسن نام کیطرف سے ہے جس کے متعلق ہم حیران ہیں کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ فرستندگان خطوط کو اس امر کا یقین ہوجاوے۔ کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے ✤

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

تجارت کوئلہ

ہمارے دوست سید عبد الکریم صاحب جو پہلے میرٹھ میں رہتے تھے آج کل ایک کوئلہ کی کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ جن احباب کو اپنے کارخانوں میں کوئلہ جلانے کی ضرورت ہو ان سے ساتھ وہ خط وکتابت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ یہ ہے

C/o S. M. Taki Coal Co.
Dhanbaid, E. I. R.

مبارک

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے شب درمیانی ۶ و ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کو قریباً ۲ بجے رات کے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بناوے۔

تلاشِ گم شدہ

ایک بھائی کا ایک نوٹ مبلغ عہ EB/26 ۲۵۲۳۸ کا گم ہوگیا ہے۔ نمبر ۲۵۲۳۸ ہے اگر کسی صاحب کی نظر میں آوے تو مطلع فرماوے۔

ایک اور مہاجر

میاں نور الدین صاحب احمدی کمیشن ایجنٹ امرتسر ہجرت کرکے قادیان آگئے ہیں اور اپنے بھائی شیر محمد صاحب کے ساتھ دوکان کرتے ہیں۔ ان کے دوستوں کو اطلاع ہو۔

دو حاجی

حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد ہے کہ ہم دو احمدیوں کو اپنے خرچ پر حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں جو زاد راہ سے معذور اور حج کی تڑپ رکھنے والے صالح الاعمال متقی ہیں وہ درخواست کریں ایک انمیں سے ایسا ہو۔ جو پہلے حج کرچکا ہو

جنازہ غائب

الہ آبادی منشی محمد عثمان صاحب ہیڈ ماسٹر [illegible] انتقال کیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

دعا۔ شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ کا بھائی شیخ پیر محمد ۹ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعائے صحت ہے۔

اطلاع

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور مدرسہ احمدیہ کے بعض طلباء کو چندہ فراہم کرنیکی اجازت دیگئی ہے اور اس غرض کے لئے انکو ساتھ رسید بکیں بھی دیدیگئی ہیں تاکہ جس سے چندہ لیں اُسے رسید بھی دیں ایسے طلباء کے پاس وصولی چندہ کے لئے ایک سند بطور اجازت نامہ ہوگی جس پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مُہر اور سکرٹری صدر انجمن احمدیہ و ہیڈ ماسٹر صاحب یا سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ کے دستخط ہونگے۔ خاکسار محمد علی سکرٹری ۹/۷

آمین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۸ر جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں لکھتے ہیں کہ میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں نہ میں جنازہ خوان۔ بلکہ میری دعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد میں بھی کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے خلفاء راشدین مسجدکی امامت خود بنفس نفیس فرماتے رہے اور جنازے پڑھاتے رہے آج چودھویں صدی کا ایک مولوی اُسے موجب ہتک قرار

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع کیا)

ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا

چودہ سو برس سے یہ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کوئی عمدہ سے عمدہ صداقت تم پیش کرو۔ ہم اس سے بڑھ کر مدلل حق و حکمت سے بھری ہوئی صداقت قرآن میں دکھائیں گے۔

اس پاک کتاب کے خدام کے ذریعے کئی رنگوں میں اس اعجاز کا ثبوت ملتا رہا۔ اور آئندہ جوں جوں زمانہ ترقی کرے گا۔ قرآن شریف کے بے مثل کلام ہونے کا ثبوت ملتا رہیگا مگر کس قدر افسوس و رنج کا مقام ہے۔ کہ خود مسلمانوں میں سے بعض افراد اس کتاب سے ایسے ناواقف ہو گئے ہیں۔ کہ جب وہ کوئی عجیب بات کسی دوسرے مذہب کی کتاب یا اس مذہب کے بانی کے ملفوظات میں دیکھتے ہیں۔ تو وہ دیکھتے ہی بیخود ہو کر ایسے کلمات منہ سے نکالتے ہیں۔ جو ایک مومن کی شان کے ہرگز شایاں نہیں ہو سکتے اور اس سے کلام الٰہی کی ہتک لازم آتی ہے۔ تازہ مثال سنئے۔ کہ "ادیب" ایک رسالہ ہے۔ جسکی تعریف بعض اسلامی اخباروں نے بھی لکھی ہے۔ مگر میں ابتدا ہی سے اسے ایک ہندو رسالہ سمجھتا ہوں (یہاں تک تو کچھ حرج نہ تھا) مگر وہ حسب معمول اسلام پر زہر اگلتا باوجود اس بات کے کہ وہ ایک ادبی رسالہ ہے اور مذہبی امور کی تنقید و تائید اس کے مقاصد میں داخل نہیں اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ چنانچہ مئی سنہ ۱۰ء کے نمبر میں دو مین جگہ اسلام پر حملہ کیا ہے۔ صفحہ ۴۲۲ میں لکھتا ہے "اسلام میں ایسے امور اور احکام پائے جاتے ہیں۔ کہ جنکی بنا اگر تعصب و مذہبی منافرت کو اسلام کا ایک جزو قرار دیا جاوے تو بے جا نہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر جس مضمون نے میرے دل کو صدمہ پہونچایا ہے۔ وہ "منگل بھٹ" ہے۔ اور زیادہ قابل افسوس و رنج وہ بات یہ ہے کہ وہ ایک مسلمان قلم سے نکلا ہے۔ اور مسلمان بھی مولوی "محمد عزیز مرزا" بی۔ اے آنریری سکرٹری مسلم لیگ۔ آپ بدھ کی تعلیم کے چند منتخبات پیش کر کے رقمطراز ہیں۔ اخلاق کے جو اعلےٰ نمونے مذہب بدھ کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ وہ دنیا کے لٹریچر میں عدیم المثل ہیں"۔ اور تسطیر فرماتے ہیں "اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملسکتی"۔ پھر لکھتے ہیں۔ معاش سے لیکر معاد تک کا کوئی اہم مسئلہ نہیں چھوڑا۔ کسی مذہب کا شخص بھی اگر ان اصول کو رہبر طریق بنائے۔ تو اپنی فطرت کے کمال پر پہونچکر دنیا میں کامیاب اور آخرت میں سرخرو بن سکتا ہے۔" حالانکہ جو باتیں بیان کی ہیں ان میں تناسخ کا مسئلہ بھی ہے۔ جو انسانی تخیلات کا ایک کمزور اور قابل ملامت نمونہ ہے۔

میں بڑے دعوے سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تعلیم قرآن مجید کی تعلیم کے مقابلہ میں بالکل ناقص اور انقص بلکہ بعض حالات میں مضر ہے۔ اور پھر مزید برآں یہ کہ بالکل بے دلیل۔ خدا نے ہمارے مہربان مکرم "سید" کو توفیق دی ہے۔ کہ وہ اس کے مقابل میں قرآن مجید کی پُر معارف حقائق تعلیم کو پیش کر کے ایک دنیا پر ثابت کرے۔

ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا

قرآن کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
واعرض عن الجاھلین	احمقوں کی صحبت سے احتراز کر

(۱) بدھ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تو احمق کی صحبت سے پرہیز کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون یعنے تو احمق اور عاقل دونوں کی صحبت سے پرہیز کر جس صورت میں کہ تجھے ان کی صحبت سے کوئی مفید نتیجہ نہ حاصل ہو (۲) پھر بدھ صرف صحبت سے منع کرتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واعرض عن الجاھلین یعنے تو جاہل کی بات کی طرف توجہ بھی نہ کر (۳) پھر اگر خودبخود کوئی جاہل ہمارے ساتھ ہمکلام ہو تو ہم کیا کریں۔ اس کے جواب میں بدھ ساکت ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ یعنی جب تیرے ساتھ خودبخود جاہل مخاطب ہو تو تو سلامتی سے کنارہ کش ہو جا۔ اس طرح پر کہ تجھے اس سے اور اس کو تجھ سے کوئی ضرر نہ پہونچے۔ (۴) پھر بدھ جہالت کے علاج سے بھی ساکت ہے کہ کیونکر جہالت دور کی جاوے۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین یعنے جہالت سے بچنے کے لئے اسی بکل شئ علیم کے آستانہ پر جھک تا تو بھی جہالت سے چھٹکارا پاوے۔ (۵) پھر بدھ نے احمق کی تقسیم نہیں کی۔ لیکن قرآن شریف نے احمق کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ اول دنیاوی معاملات میں احمق جیساکہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھاً۔ یا جیسے فرماتا ہے۔ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم دوم۔ دینی احمق جیساکہ فرماتا ہے۔ ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ یعنے جو لوگ صراط مستقیم یا طریقہ ابوالحنفاء سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ بھی احمق ہیں (۶) پھر بدھ نے احمق سے ملنے جلنے سے منع تو کر دیا لیکن اور کوئی ایسی بات نہیں بیان کی جس سے پایا جاوے۔ کہ احمق کے ساتھ نیکی یا سلوک بھی کیا جاوے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاماً وارزقوھم فیھا واکسوھم وقولوا لھم قولاً سدیداً۔ یعنے اپنے اموال جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے قیام کی صورت بنایا ہے۔ احمقوں کے ہاتھ میں نہ دو کیونکہ وہ ضائع کر دینگے لیکن ہاں اپنے مالوں سے ان کو کھلاؤ پلاؤ ان کو لباس پہناؤ اور انکو اچھی اور نیک تعلیم دلواؤ۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیھاً او ضعیفاً او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل۔ یعنے اگر قرض وغیرہ مالی معاملات میں ایک طرف ایک سفیہ آدمی ہو اور وہ ان معاملات کو انجام دینا نہ جانتا ہو۔ تو چاہیئے کہ تم میں سے کوئی شخص عدل و انصاف کے ساتھ اسکی طرف سے وکیل ہو کر ان معاملات کو طے کرے۔ غرض بیوقوف واحمق کے معاملہ میں بدھ کی تعلیم ناقص ہے۔ لیکن قرآن شریف کی تعلیم ہر طرح کامل واکمل ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین	علمار کی عزت کر۔

بدھ کہتا ہے کہ علمار قابل عزت ہیں ان کی عزت کر۔ لیکن بدھ کی یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ بدھ نے علمار کی تفصیل نہیں کی حالانکہ سب علمار قابل عزت نہیں ہزاروں علم پڑھ کر بھی بے عمل رہتے ہیں۔ اور ہزاروں ناستک مذہب کے ہوتے ہیں۔ ہاں قرآن شریف تفصیل کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماؤ۔ یعنے عالم وہی ہے۔ جو دل میں خشیۃ اللہ رکھے اور مومن ہو۔ پھر فرماتا ہے واخفض جناحک للمومنین یعنے عالم باعمل کی عزت کر۔ پھر فرمایا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنے تمام علمار کو عزت حاصل نہیں اور تو ان کی عزت نہ کر۔ صرف اُنہیں کی عزت کر جو باعمل ہوں۔ پھر فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنے خدا کے حضور مکرم معزز وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ غرض بدھ کہتا ہے کہ علمار کی عزت کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تمام علمار کی عزت نہ کر بلکہ اسی عالم کی عزت کر جو متقی ہو اور عالم باعمل ہو۔ اس لئے کہ جس عالم کا خدا سے تعلق نہیں وہ کسی طرح سے بھی قابل عزت نہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ذالکم اللہ ربکم لا الہ الا ھو خالق کل شئ فاعبدوہ	جو چیز قابل پرستش ہو اسکی پرستش کر۔

بدھ کہتا ہے کہ جو چیز قابل پرستش ہو اس کی پرستش کر لیکن یہ تعلیم ناقص اور ناکافی ہے۔ اول یہ کہ بدھ نے پرستش کی قابلیت کا معیار عام لوگوں کے فہم ناقص پر چھوڑا ہے حالانکہ یہی بات شرک کی جڑ ہے۔ کیونکہ ایک ہندو سمجھتا ہے۔ کہ گائے جو دودھ دے کر لوگوں کو نفع پہونچاتی ہے اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کیجاوے۔ ایک عیسائی کے اعتقاد میں وہی قابل پرستش ہے۔ جو مجرّد ہ کر صلیب پر لٹکایا جاوے اور ایلی ایلی لما سبقتانی کہہ کر جان دیدے۔ غرض دنیا کی آبادی کا اکثر حصہ جاہلوں اور موٹی عقل والے آدمیوں سے معمور ہے تو کیوں کر وہ بیچارے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ کونسی قابلیتیں ہیں جو معبود حقیقی میں پائی جانی چاہئیں۔ لیکن قرآن شریف نے ان باتوں کو خوب مفصل بیان کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف بیان کرتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ یعنے وہی ذات پرستش کے قابل ہے۔ جو تمام عیبوں سے منزہ اور تمام کاملہ صفات سے موصوف ہو۔ جو مخلوقات کو نیست سے ہست کرے پھر آہستہ آہستہ بتدریج انکی تربیت کرے اور ان کے پالنے کے لئے ان کی کوشش اور التجا کے بغیر اسئلے سے اعلےٰ سامان عطا کرے۔ پھر ان کے افعال حسنہ کو ضائع نہ کرے۔ بلکہ انکی کارگذاریوں کے مطابق انہیں انعام اکرام سے مالا مال کرے۔ پھر اگر وہ بشریت سے برے راستہ پر چلیں۔ تو ان پر سیاست کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ایاک نعبد یعنے جو ذات ان چار صفات سے موصوف ہو ہم اسکی عبادت کرتے ہیں۔ پھر ایک جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ ذالکم اللّٰہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شیئٍ فاعبدوہ۔ یعنے تو اس کی عبادت کر جو تیرا اور تیرے باپ دادوں اور ہر شئے کا پیدا کنندہ ہے پھر فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ کان حکیماً علیماً۔ یعنے عبادت کے قابل وہ ذات ہے۔ جو کامل حکیم اور کامل علیم ہو۔ پھر فرماتا ہے اللّٰہ یمنّ علیکم ان ھدٰکم للایمان۔ یعنے پرستش کرو۔ جو محسن کامل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ علیٰ کل شیئٍ قدیر۔ یعنے معبود حقیقی سب سے زیادہ طاقتور اور قادر ہونا چاہیئے۔ غرض قرآن شریف نے قابلیت پرستش کے چار معیار بیان فرمائے ہیں۔ کامل طاقت (۲) کامل احسان (۳) کامل حکمت (۴) کامل علم لیکن بدھ اس سے بے علم ہے۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ بدھ نے یہ نہیں بیان کیا کہ قابل پرستش ایک ذات ہے یا متعدد ذاتیں۔ لیکن قرآن شریف خوب مفصل بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا الٰہ واحد۔ یعنے ایک ذات کے اور کوئی شے قابل پرستش نہیں۔ پھر فرمایا انما الٰھکم الٰہ واحد۔ یعنے اے انسانو! تمہارا ایک احد ذات کے سوا اور کوئی قابل پرستش اور کوئی معبود نہیں۔ پھر فرمایا۔ انما ھو الٰہ واحد۔ پھر اس بات کی دلیل دی ہے کہ ایک ہی معبود ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لوکان فیھما آلھۃ الا اللّٰہ لفسدتا۔ یعنے اس نظام عالم کے اگر دو آلہ ہوتے تو یہ نظام کب کا بگڑ چکا ہوتا۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے قابل پرستش کا نام نہیں لیا۔ لیکن قرآن شریف اس معبود حقیقی کا نام لیتا ہے (اس کمزوری میں صرف بدھ ہی مبتلا نہیں بلکہ اسلام کے سوا کسی اور مذہب میں خدا کا نام نہیں اور نہ کسی زبان میں) چنانچہ فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللّٰہ یعنے کوئی ذات عبادت کے قابل نہیں سوائے اللہ کے۔ پھر فرمایا اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم۔ پھر فرمایا۔ انما اللّٰہ الٰہ واحد۔ پھر فرمایا لا الٰہ الا اللّٰہ واستغفر لذنبک۔ پھر فرماتا ہے ھو اللّٰہ الواحد القہار۔ پھر فرماتا ہے۔ وما من الٰہ الا اللّٰہ الواحد القہار

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے پرستش کی تفصیل نہیں کی۔ کہ پرستش کے کیا اصول ہیں۔ لیکن قرآن کریم پرستش کے اصول بتاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یریدون وجھہ یعنے عبادت کا ایک تو اصل یہ ہے کہ عبادت سے صرف خدا کی رضا مندی مقصود ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لا یدعون مع اللّٰہ الٰہاً آخر۔ یعنے عبادت میں کسی کو بھی شریک نہیں بنانا چاہیئے پھر فرماتا ہے۔ یدعوننا رغباً و رھباً۔ یعنے عبادت خوف و رجا سے کرنی چاہیئے۔ پھر فرماتا ہے یخافون ربھم یعنے عابد کو اپنے رب کا کامل خوف چاہیئے۔ پھر فرمایا لا یخشون احداً الا اللّٰہ۔ یعنے خدا کے سوا کسی اور کا خوف دل میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ والذین آمنوا اشد حباً للّٰہ۔ یعنی عابد کو کامل محبت اللہ سے چاہیئے۔ پھر فرمایا یطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً و یتیماً و اسیراً۔ یعنے اچھے کام اور عبادات خدا تعالیٰ کی کامل محبت سے ادا کرنے چاہئیں۔ پھر فرمایا۔ یؤتون الزکوٰۃ و یطیعون اللّٰہ۔ یعنے عبادت کے لئے اطاعت کامل کی ضرورت ہے۔ پھر فرمایا۔ ومن یعظم حرمات اللّٰہ پھر فرمایا ومن یعظم شعائر اللّٰہ۔ یعنے عابد کو معبود کی کامل تعظیم چاہیئے۔ غرض قرآن شریف نے عبادت کے چار اصول بتائے ہیں۔ (۱) کامل محبت (۲) کامل خشیت (۳) کامل تعظیم (۴) کامل اطاعت۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے بالکل بیان نہیں کیا کہ سچے معبود کی عبادت کی قبولیت کی کونسی علامتیں ہیں لیکن قرآن شریف نے بے ریا عبادت کی قبولیت کی علامتیں ذکر کی ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اللّٰہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ یعنے جو لوگ سچ مچ بے ریا حقیقی معبود کی عبادت کرتے ہیں ان کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ دن بدن غفلتوں اور جہالتوں سے نکلتے آتے ہیں اور ان کی حالت روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ پھر فرمایا ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یعنے عبادت گندی زندگی کو دور کر دیتی ہے اور سچا عابد اخلاقی حالت میں اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے اور وہ بے حیائی کی باتوں اور ناپسندیدہ عادتوں میں گرفتار نہیں ہوتا۔

پھر بدھ کی تعلیم ایک اور طرح سے ناقص ہے۔ اس طرح پر کہ بدھ عبادت کا حکم تو دیتا ہے۔ لیکن اس کے ثواب اور نتیجہ سے مطلع نہیں کرتا۔ لیکن اسلام بڑی تحدی سے اور بڑے زور سے اپنی عبادت کے عابد کو بشارتیں دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یعنے اگر عبادت کروگے۔ تو دنیا میں تم خدا کے عذابوں سے بچ جاؤگے اور ایسے عذابوں میں تم محفوظ رہ کر عام لوگوں سے ممتاز کئے جاؤگے۔

پھر عبادت کا ذکر کرتے کرتے فرماتا ہے۔ اولٰئک ھم المفلحون یعنے جو لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اسی دنیا میں اپنے مخالفوں پر مظفر و منصور ہونگے۔ پھر فرماتا ہے۔ حقاً علینا نصر المؤمنین۔ یعنے عابدوں کی دنیا ہی میں مدد کی جاویگی غرض خدا تعالیٰ عبادت کا نتیجہ یہ بیان کرتا ہے کہ عابد دونوں جہانوں میں کامیاب ہونگے۔ اور اخروی کامیابی کی دلیل اس جہان کی کامیابی کو ٹھہراتا ہے۔ یعنے اس جہان میں عابد مظفر منصور غالب ...... رہے گا اور اس کا مخالف ذلیل و متروک لیکن بدھ نے کوئی نتیجہ نہیں بیان کیا

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کونوا مع الصادقین	نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ تو صرف صحبت ہی نہ رکھ بلکہ ان جیسے کام کر۔ اور انکی مدد کر۔ جیسا کہ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنے نیک لوگوں کی معیت اختیار کر۔ معیت کے معنے ہیں کسی کے ساتھ نشست و برخاست رکھنی اور اس کی مدد کرنی جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ان اللّٰہ معنا۔ یعنے اللہ تعالےٰ ہمارا مددگار ہے۔ وان اللّٰہ مع المتقین۔ یعنے اللہ تعالیٰ متقیوں کا مددگار ہے۔ پھر معیت کے معنے ہیں کہ جیسا وہ کام

کرے ویسا تو بھی کرے۔ غرض نیک لوگون سے مطلق صحبت رکھنی ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ مگر قرآن شریف کے مطابق علاوہ صحبت کے ان جیسے کام کرنے اور ان کو کام مین مدد دینی ایک اعلیٰ کام ہے۔ پہر بدھ نے صرف حکم دیدیا ہے کہ تو نیک سے صحبت رکھ۔ لیکن کوئی تدبیر نہین بتائی۔ کہ جس سے نیک لوگون کی صحبت میسر آوے۔ حالانکہ جس طرح دنیا مین عنقا مفقود ہے۔ اسی طرح اچھی صحبت بھی قریباً قریباً معدوم ہے۔ خصوصاً اس زمانہ مین تو بہت ہی کم میسر آسکتی ہے۔ لیکن قرآن شریف نے بہت عمدہ قواعد بتائے ہین جن سے آدمی نیک صحبت کو حاصل کرسکتا ہے چنانچہ پہلا قاعدہ بیان فرماتا ہے۔ وادخلنی برحمتك فی عبادك الصالحین۔ یعنے جب کوئی آدمی نیک صحبت حاصل کرنا چاہے۔ تو اول اُسے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے میرے قادر مقتدر مولیٰ تیرے ہی ہاتھ مین سب کچھ ہے۔ مجھے محض اپنے فضل سے نیک صحبت میسر کر اور مجھے نیک لوگون مین داخل کر۔

پھر بعد اس کے دوسرا قاعدہ بیان فرماتا ہے۔ ان الذین أمنوا وعملوا الصالحات لندخلنہم فی الصالحین۔ یعنے جب کوئی آدمی پہلے دعا کرے۔ اور پہر ایمان واعمال صالحہ مین ترقی کرے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم اسے اچھے لوگون کی معیت میسر کردین گے۔ غرض نیک صحبت حاصل کرنے کے لیے دو ترکیبین ہین۔ ایک تو دعا دوسرے نیک اعمال مین ترقی کرنی۔

پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے کہ اس نے نیک لوگون کی صحبت تک ہی ترقی محدود کی ہے آگے نہین کی۔ لیکن قرآن شریف ترقی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وھب لی من الصالحین یعنے ایک تو یہ درجہ تہا۔ کہ تجھے حکم تہا۔ کہ تو نیک لوگون سے صحبت رکھ۔ اب خدا تعالیٰ نے تجھے ترقی دی۔ اب تو دعا کرکہ اے مولیٰ کریم تو نیک لوگون کو توفیق دے۔ کہ میری صحبت مین بیٹھین۔ پھر فرماتا ہے۔ واجعلنا للمتقین اماماً۔ یعنے اے مولیٰ کریم نیک لوگون کو توفیق دے۔ کہ ہمارے تابع بنین۔ اور ہماری پیروی کرین۔ غرض بدھ کا مبلغ علم یہان تک ہی ہے کہ تو نیک لوگون کی صحبت تلاش کرے۔ لیکن قرآن مجید تجھے ترقی دے کر یہان تک بلند کرتا ہے۔ کہ تو نیک لوگون کو تلاش کر۔ کہ وے تیری صحبت مین بیٹھین۔ پھر بدھ کی تعلیم مین یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف حکم دیدیا ہے لیکن کوئی دلیل یا نتیجہ نہین بتایا ہان قرآن شریف نتیجہ بیان کرکے اس کو بطور دلیل پیش کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنے اگر تم نے اچھی صحبت اختیار نہ کی۔ اور بُری صحبت کو نہ چھوڑا۔ تو مین چونکہ ذوانتقام ہون۔ اس لئے تم کو عذابون سے محفوظ نہ کرون گا اور تم عذاب مین گرفتار کئے جاؤگے اور اسی دنیا مین ذلیل وخوار ہوکر تباہ ہوجاؤگے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
ھل اتی علی الانسان حینٌ من الدھر لم یکن شیئًا مذکورًا	پہلے جنم مین جو نیک کام کئے ہون اُن کا دھیان اس جنم مین رکھنا

بُدھ کہتا ہے کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ جو نیک کام اس نے پہلے جنم مین کئے ہین ان کو اس جنم مین دھیان مین رکھے لیکن یہ تعلیم بالکل غلط ہے اس لئے اول تو اس جنم سے پہلا کوئی جنم ہی نہین ہُوا۔ اور نہ کوئی صاحب اس کا ثبوت دے سکتے ہین۔ دوسرے یہ کہ اگر بالفرض پہلے کوئی جنم مانا جاوے تو اس جنم کے واقعات کا علم کیونکر ہوسکتا ہے۔ آدمی تو اپنے بچپن کی بھی باتین نہین جانتا کجا یہ کہ وہ پہلے دنہی جنم کی نیکیان یاد رکھے۔ پہر تیسرا اعتراض یہ پڑتا ہے۔ کہ اپنی نیکیان یاد کرکے عبرت نہین حاصل ہوتی۔ بلکہ ایک قسم کا فخر اور تکبر پیدا ہوسکتا ہے۔ غرض بدھ کی اس تعلیم پر تین اعتراض ہین۔ اوّل یہ کہ اس جنم سے پہلے کوئی جنم نہین۔ دوسرے یہ کہ اس جنم کی باتین یاد نہین رہ سکتین۔ تیسرے یہ کہ اگر یاد بھی ہون۔ تو کچھ فائدہ نہین۔ ہان قرآن شریف عبرت کے لئے احسن طریق بیان فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سُلٰلَۃٍ من طینٍ ثم جعلناہ نطفۃ فی قرارٍ مکین ثم خلقنا النطفۃ عَلَقَۃً فخلقنا العلقۃ مضغۃً فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحما ثم انشأناہ خلقاً اخر۔ یعنے آدمی غور کرے کہ مین کیسا تہا اور کیا سے کیا ہوگیا۔ پہر کیسی حقیر مٹی تہا۔ پھر پانی کی ایک حقیقت بوند تہا۔ پہر خدا کی حکمت سے بڑھ کر ایک جونک کی طرح ہوگیا۔ پہر اس سے بڑھا۔ تو ایک چھوٹی سی بوٹی بن گیا۔ پہر اسی قادر مطلق کی قدرت سے ہڈی بنا گیا۔ پہر ہڈی سے چمڑے دار ہڈی ہُوا پہر اسی کے رحم وکرم سے شکم مادر سے پیدا ہُوا۔ پہر اسی محسن حقیقی نے مجھے قوت دی۔ اور ایک چلتا پھرتا ہٹا کٹا انسان بنا دیا۔ اگر اس سلسلہ کو غور سے آدمی دیکھے اور پھر خیال کرے کہ ایک وقت مجھ پر ایسا بھی گزرا ہے مین قابل ذکر شے بھی نہ تہا۔ اور اب میری کیسی شان ہوگئی ہے تو ضرور ہے کہ وہ بے اختیار کہہ اُٹھے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے کیسا بابرکت ہے وہ اللہ جس نے محض اپنے رحم وکرم سے مجھے کہان سے کہان پہونچا دیا۔ اور پھر فرمایا۔ خلقکم من تراب ثم انتم بشرٌ تنتشرون۔ یعنی اگر انسان دل مین سوچے کہ کہا روح اور کہا پیرون مین کچلی جانیوالی مٹی خدا نے مجھے اس مٹی سے بنایا جب پہلے کیسی ردّی حالت مین تہی۔ اب مین اسی کو دباتا پہرتا ہون۔ تو یہ باتین سوچکر یقیناً اپنی روحانیت مین ترقی کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل مین بڑھے گی۔ پہر بدھ کہتا ہے کہ تو اس جنم سے پہلے جنم کو یاد کر۔ مگر قرآن شریف تجھ پر محبت پوری کرنے کے لئے تجھے اسی جنم کی باتین یاد دلاتا ہے کہ دیکھ مین کیسا حکیم کیسا قدیر کیسا علیم اور کیسا محسن ہون۔ ابہی کل کی بات ہے کہ تو کیا تہا اور آج کیا کیا ہوگیا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
فاستقم کما امرت	ہر فعل کی اچھی طرح حفاظت کرنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ تو اچھے کام کی حفاظت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ حفاظت تو معمولی امر ہے۔ تو نیک کامون پر خود پکا ہو۔ یعنے تمام نیک کامون کا عامل بن۔ پھر بدھ نے نیک کامون کی تفصیل نہین کی۔ حالانکہ دنیا کے اکثر لوگ نیک کامون سے پوری طرح سے واقف بھی نہین ہوتے۔ لیکن قرآن شریف نے اسی فقرہ مین تمام نیک کامون کی تفصیل کردی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ کما امرت۔ یعنے تمام نیک کامون کو سارے آدمی نہین سمجھ سکتے۔ اس لئے ان کی تفصیل بذریعہ وحی تجھ پر نازل کیگئی ہے اور وہی تعلیم تمام نیک کامون پر حاوی ہے۔ تو اسی پر پکا رہ۔

پھر بدھ نے اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے کو کسی یعنی اور مشاہدہ مین آنیوالے ثمرات کی بشارت نہین دی۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیاؤکم فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ۔ یعنی جو لوگ نیک کامون کو اختیار کرکے پھر ان پر پختہ ہوجاتے ہین۔ ان کی دو علامتین ہین ایک تو یہ کہ خوف وحزن ان کو نہین ہوتا۔ اور دوسری علامت یہ ہے۔ کہ ان کو انجام کی خوبی کی تسلی ہوتی ہے۔ اور آخرت کے متعلق ان کے قلوب مطمئن ہوتے ہین۔ پہر فرماتا ہے کہ نحن اولیاؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ یعنے جو لوگ نیک کامون پر پکے ہوجاتے ہین۔ ان کی کارگذاریون کا یہ صلہ ان کو عطا ہوگا۔ کہ وہ دنیا مین مظفر ومنصور

کوئی اعلےٰ شے نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے فلاسفر باوجود قانون قدرت کے اچھی طرح مطالعہ کرنے کے اور علم حاصل کرنے کے پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور بعض تو خدا کی ہستی کے قائل بھی نہیں ہوتے۔ بلکہ اس زمانہ میں جو یورپ کے فلاسفر قانون قدرت کے مطالعہ کرنے والے ہیں وہ اکثر کرکے دہریہ اور لامذہب ہیں۔ لیکن قرآن شریف نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ نہیں بتایا۔ بلکہ قرآن شریف بہت ساری اغراض کے لئے ارشاد فرماتا ہے جنمیں سے چند ایک ذیل میں درج کرتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انّ فی ذلک لآیات لقوم یعلمون۔ یعنے قانون قدرت کے مطالعہ کی اولی غرض تو یہ ہے کہ اس سے علم حاصل ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون۔ یعنے دوسری غرض یہ ہے کہ آدمی اس سے عقل سیکھے۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون یعنے تیسری غرض یہ ہے۔ کہ آدمی خدا کی قدرتوں میں تفکر کرے پھر فرماتا ہے۔ افلا تتذکرون۔ یعنے چوتھی غرض یہ ہے کہ آدمی اس مطالعہ سے نصیحت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے ان فی ذلک تبصرةً و ذکریٰ لکل عبد منیب۔ یعنی پانچویں غرض یہ ہے۔ کہ شریف آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے بینائی اور بصیرت حاصل کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ لعلّهم یهتدون یعنی چھٹی غرض یہ ہے۔ کہ آدمی دین و دنیا میں میانہ روی اختیار کرے اور کامیابی کی اقرب راہ پائے۔ پھر فرماتا ہے فانّٰی تؤفکون یعنی ساتویں غرض یہ ہے کہ آدمی کمزوری چھوڑ دے۔ پھر فرماتا ہے کہ ان فی ذلک لآیات لقوم یفقهون یعنی آٹھویں غرض یہ ہے کہ آدمی سوچ و سمجھ اختیار کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ ذلک تقدیر العزیز العلیم۔ نویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات یقین کرے کہ اس نظام کا منتظم ایک غالب اور عالم الکل ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ افلا یشکرون۔ دسویں غرض یہ ہے۔ کہ جب آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات سمجھے کہ اس کا منتظم ایک مہربان ہے۔ تو پھر وہ شکر کرے پھر فرماتا ہے ان فی ذلک لآیات لقوم یؤمنون۔ گیارہویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی اس نظام کی ترتیب و انتظام سے معلوم کرلیوے۔ کہ ضرور اس کا کوئی نہ کوئی خالق ہے اس پر ایمان لے آوے۔ پھر فرماتا ہے۔ فؤیلٌ یومئذٍ للمکذبین۔ یعنی بارہویں غرض یہ ہے کہ آدمی کو قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ معلوم ہو جاوے کہ اس کا خالق قادر ہے۔ اس لئے اگر میں اسکی خلاف ورزی کرونگا اور اس کا حکم نہ مانونگا۔ تو ضرور وہ مجھے عذاب دیگا۔

پھر فرماتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنے تیرہویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی کو اس بات کا یقین ہوجاوے۔ کہ خدا تعالیٰ جیسا کوئی بابرکت خالق نہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ فلا تجعلوا للہ انداداً یعنی چودہویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی کا اعتقاد اس مرتبہ پر پہونچ جاوے کہ اس نظام عالم کے پیدا کرنیوالے کا کوئی شریک نہیں۔ پھر فرمایا ان یوم الفصل کان میقاتاً۔ یعنے پندرہویں غرض یہ ہے کہ آدمی اس نظام عالم کے تغیرات اور حوادثات اور اس دنیا کی بے ثباتی کو دیکھ کر اس نتیجہ تک پہونچ جاوے کہ وہ بھی ایک وقت اس دنیا سے کوچ کرجاویگا۔ پھر فرمایا۔ اتترکون فیہا اٰمنین۔ یعنے سولھویں غرض یہ ہے۔ کہ آدمی اس مطالعہ سے یہ معلوم کرلیوے کہ اگر اس نظام عالم کے مالک کی نافرمانی کی جاوے گی۔ تو پھر امن ملنا محال ہو جاویگا۔ پھر فرماتا ہے۔ کذلک الخروج۔ یعنے آدمی قانون قدرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم کرلیوے۔ کہ دنیا کی تمام چیزیں بنکر پھر ٹوٹ کر متفرق ہوکر پھر بنجاتی ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ انسان مرکر پھر جی اٹھیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ کہ فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون۔ یعنے سترہویں غرض یہ ہے کہ آدمی تمام اشیاء کی مجبوری اور ایک زبردست طاقت کے ماتحت ہونے سے معلوم کرلیوے۔ کہ یہ مرکر اور پھر جی کر اس زبردست طاقت کے حضور پہونچیگا۔ پھر فرماتا ہے ختذکّر۔ یعنے اٹھارہویں غرض یہ ہے کہ آدمی قانون قدرت کا مطالعہ کرکے علاوہ اس کے کہ خود علم۔ ایمان۔ خوف۔ شکر۔ عقل فہم نصیحت حاصل کرے۔ اپنے سوا دوسروں کو بھی نصیحت کرے یعنی قانون قدرت کا مطالعہ کرکے خدا کی ہستی پر اتنا یقین ہو جاوے کہ بجائے اس یقین کے صرف اپنے دل میں محدود رکھنے کے دوسرے لوگونکو بھی اس دولت لازوال سے مالامال کرے پھر فرماتا ہے۔ انّما انت مذکر۔ یعنے اگر انسان سچے دل سے اور صدق نیت سے قانون قدرت کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں ایسا یقین ہو جاویگا کہ وہ دوسروں کو اس سے مستفیض کرنے کے لئے مجبور ہو جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وبالوالدین احساناً وان جاهداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفاً۔	والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو والدین کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کر۔ لیکن یہ تعلیم بالمقابل اس تعلیم کے جو قرآن شریف نے دی بالکل ہیچ ہے اس لئے کہ بدھ نے تفصیل نہیں کی کہ کہاں تک تو سلوک کر لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ وان جاهداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفاً۔ یعنے تو ہمیشہ ماں باپ سے نیکی اور سلوک کرتا رہ۔ یہاں تک کہ اگر وہ تجھے اس بات پر بھی مجبور کریں کہ تو مشرک و بے ایمان ہو جاوے۔ تو یہ بات نہ ماننے لیکن خبردار اس بات سے ان کے سلوک میں کمی نہ کیجیو۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے یہ بات نہیں بتلائی کہ کب تک تو ان کی عزت کر۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واما یبلغن عندک الکبر احدهما او کلاهما فلا تقل لهما اُفٍّ ولا تنهرهما وقل لهما قولاً کریماً واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیراً۔ یعنی تو ہمیشہ ان سے عمدہ سلوک کر۔ یہاں تک کہ جب وہ بوڑھے ہو جاویں اور اگر تو ان کی نافرمانی کرے۔ تو تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ تب بھی تو ان کی اطاعت کر اور ایسی اطاعت کر کہ تیرے منہ سے اُف بھی نہ نکلے اور ان کے سامنے ذلت و خاکساری اختیار کر اور پھر تو صرف اپنے افعال سے ہی ان کی خدمت نہ کر بلکہ تو دعا بھی کر کہ اے رب میرے ماں باپ پر ہر قسم کے انعام و فضل کر۔ اور ان کی دستگیری کر۔ جیسا کہ انہوں نے میری دستگیری کی جبکہ میں بچہ تھا۔

پھر قرآن شریف سلوک کا یہاں تک حکم دیتا ہے کہ اگر تو اپنے ماں باپ کی موجودگی میں مر جاوے تو چونکہ تو بسبب اپنی موت کے ان کے ساتھ سلوک و مہربانی نہیں کرسکتا۔ اس لئے تیری جائداد کا چھٹا حصہ ان کے آرام و راحت کی خاطر مقرر کرتے ہیں اور اس حصہ کا انہیں مالک بناتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وعاشروهن بالمعروف	اپنی بیوی بچوں کی اچھی طرح پرداخت کرنی

بدھ کہتا ہے کہ تو بیوی بچوں کی اچھی طرح پرداخت کر لیکن اس حکم میں اہمیت نہیں پائی جاتی۔ اور اسلام کہتا ہے۔ کہ خیرکم خیرکم لاهلکم یعنے تو خدا کی نظر میں کسی صورت سے بھی مقبول نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تو بیوی بچوں کے ساتھ اصول معاشرت کے مطابق نیکی نہ کرے پھر اسلام فرماتا ہے۔ ولزوجک علیک حق۔ یعنے بیوی بچوں کی خبرگیری تجھ پر فرض واجب ہے۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے وعاشروهن بالمعروف۔ یعنے ہر قسم کا نیک سلوک جو کہ دنیا میں کسی سے کیا جاسکتا ہے اپنی بیوی سے کر۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ اگر تو اپنی بیوی کو ایک ڈھیر سونے کا دیدے اور پھر کسی سبب سے تم میں طلاق واقع ہو جاوے تو تو اس ڈھیر میں سے ایک ذرہ بھر بھی نہ

واپس سے - پھر قرآن شریف ایک ایسی تعلیم دیتا ہے - جو کسی مذہب مین نہین - چنانچہ فرماتا ہے - وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم - یعنے تو اپنی بیوی سے ہر قسم کا نیک سلوک کر - خواہ وہ تجھے سخت بُری لگے اور تجھے اس سے سخت نفرت ہو - تب بھی مین تجھے حکم دیتا ہون کہ تو اس سے برابر ویسا ہی عمدہ سلوک کرتا رہ - پھر اسلام فرماتا ہے - اکرموا اولادکم - یعنے تو سلوک کے علاوہ بیوی بچون کی عزت و توقیر کر -

پھر بدھ نے اس بات کی عقلی وجہ نہین بتائی کہ تو کیون بیوی بچون کی پرداخت کر - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا - یعنی تو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کر اور اسے تکلیف مت دے کیونکہ وہ بھی تیرے جیسی انسان ہے - تجھے اس پر کوئی ایسی فوقیت نہین کہ تو اسے حقیر سمجھے یا اس پر ظلم کرے - پھر قرآن شریف فرماتا ہے - ویتعد حدود اللّٰہ یدخلہ ناراً خالداً فیھا ولہ عذاب مھین - یعنی اگر تو نے خدا تعالیٰ کے فرمودہ کے مطابق بیوی بچون سے نیک سلوک نہ کیا تو میرے عذاب کے نیچے ہمیشہ جلتا رہے گا اور تجھ پر ہمیشہ ذلت کی مار رہیگی -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
یریدون وجھہٗ ومن یفعل ذالک ابتغاء مرضات اللّٰہ	کوئی فعل بُری تحریک سے نہ کرنا -

بدھ کہتا ہے کہ تو کوئی ایسا کام نہ کر جو کسی گندی تحریک سے ہو لیکن یہ ادنیٰ درجہ ہے - قرآن شریف فرماتا ہے - کہ تو کوئی کام نیکی کی تحریک کے بغیر نہ کر - فرق دونون تعلیمون مین یہ ہے کہ بدھ صرف گندی تحریک کی ممانعت کرتا ہے اور قرآن شریف گندی تحریک کے علاوہ حکم دیتا ہے - کہ تو صرف نیکی کی تحریک پر کام کر - خلاصہ یہ کہ بدھ ترک شر کا حکم دیتا ہے اور قرآن شریف ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہے -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لن تنالوا البر حتّیٰ تنفقوا ممّا تحبون	صدقہ دینا اور کثرت سے خیرات کرنا

بُدھ کہتا ہے کہ تو صدقہ وخیرات کثرت سے کر - لیکن قرآن کریم فرماتا ہے - لن تنالوا البر حتّیٰ تنفقوا ممّا تحبون یعنے تو نیک بن ہی نہین سکتا جب تک کہ تو صدقہ وخیرات نہ کرے پھر بدھ نے نہین بتایا کہ صدقے وخیرات کا کون کون مستحق ہے لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللّٰہ وابن السبیل - پھر فرماتا ہے - فی اموالھم حق للسائل والمحروم - پھر فرماتا ہے - وللوالدین والاقربین

پھر بدھ نے صدقہ وخیرات کی وصیت پر زور نہین دیا مگر قرآن شریف فرماتا ہے - فریضۃً من اللّٰہ - یعنی صدقہ وخیرات خدا تعالیٰ کیطرف سے فرض کئے گئے ہین - پھر بدھ نے نہین بتایا کہ صدقہ مین کون کونسی چیزین دینی چاہئیین - حالانکہ ایک شخص ایک نکارہ اور اپنے کام مین نہ آنے والی شے کو صدقہ مین دیدے تو کیا اس کو ثواب ملیگا - ہان قرآن شریف فرماتا ہے ممّا تحبون - یعنے صدقہ وخیرات مین وہ چیزین دینی چاہئیین - جو قیمتی اور آدمی کی اپنی پسندیدہ ہون اور جن کی جدائی آدمی کے دل پر شاق گزرے - پھر بدھ نے حد بندی نہین کی اس لئے ایک فضول خرچ آدمی فضول خرچی مین بڑھے گا - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - ولا تبذر تبذیرا - یعنے خرچ کرتے وقت فضول خرچی نہ کرو - کیونکہ فضول خرچی شیطان کی تحریک سے ہوتی ہے -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول	اصول قانون نیکی کے مطابق کاربند ہونا

بدھ کہتا ہے کہ نیک کامون پر کاربند ہونا - لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ ہر شخص کے خیال مین الگ الگ نیکیان ہین - ایک شخص ایک بات کو اچھا سمجھتا ہے لیکن دوسرا اسکو بُرا خیال کرتا ہے ہان قرآن شریف اس بارہ مین کامل تعلیم دیتا ہے - چنانچہ فرماتا ہے - اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول یعنے تمام انسان ساری نیکیون کے علم پر حاوی نہین ہو سکتے اس لئے احسن طریق یہ ہے کہ جو کچھ خدا اور اوس کا رسول بتاوین - تو اس پر کاربند رہ -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم -	دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنی

بدھ کہتا ہے کہ دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنی چاہیئے - لیکن قرآن شریف فرماتا ہے - وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم تو تو علاوہ دوستون اور عزیزون کی دستگیری کرنے کے یتیمون اور مسکینون اور دور ونزدیک کے ہمسایون مسافرون اور نوکرون کے ساتھ بھی اعلےٰ برتاؤ کرو -

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ففروا الی اللّٰہ	گناہ سے احتراز کرو - اور ایسے احتراز کی طرف فوراً مصروف ہوجاؤ -

بدھ کہتا ہے کہ گناہ سے احتراز کرو اور ایسے احتراز کی طرف فوراً مصروف ہوجاؤ لیکن یہ طریقہ نہین بتایا کہ کس طرح گناہ سے بچ سکتا ہے - ہان قرآن شریف بیان فرماتا ہے - ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر - یعنی عبادت کرنے سے گناہ کی توفیق نہین ملتی - پھر فرماتا ہے - اللّٰہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور یعنے جو لوگ خدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اُن سے گناہ کی مرض دُور ہوجاتی ہے - پھر بدھ نے یہ نہین بتایا کہ اگر آدمی گناہ کر بیٹھے تو کس طرح تلافی کرنی چاہیئے - ہان قرآن شریف فرماتا ہے کہ اگر کسی سے گناہ ہوجاوے - تو وہ گناہ توبہ استغفار تضرع صدقہ خیرات اور نیک اعمال سے دور ہوجاتے ہین

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کلوا واشربوا ولاتسرفوا انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ -	مسکرات سے پرہیز کرو

بدھ کہتا ہے کہ مسکرات سے پرہیز کرو - لیکن اسلام کہتا ہے کہ کُلّ مُسکرٍ حرامٌ - یعنے ہر ایک مسکر شے حرام قطعی ہے - پھر بدھ کھانے پینے والی اشیاء مین سے صرف نشہ والی شے کی ممانعت کرتا ہے - مگر قرآن شریف فرماتا ہے - کلوا واشربوا ولا تسرفوا - یعنے حلال اشیاء بھی حد سے زیادہ نہ کھاؤ - پھر فرماتا ہے - والذین ھم عن اللغو معرضون - یعنے جو چیز فائدہ نہ دیوے وہ بھی نہ کھا - پھر بدھ نے نشہ کے نقصانات کا ذکر نہین کیا - ہان قرآن شریف فرماتا ہے - انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطن - یعنے مسکرات اس لئے نہ پیا کرو کہ یہ اول تو شیطانی تحریکون سے شروع ہوتے ہین اور

اور اس کا نتیجہ بھی رجس یعنی ہر قسم کی گندگی ہے۔ اور اس سے ہر قسم کے گناہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ ام الخبائث ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وماتقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجراً	نیکیاں جمع کرنے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھ۔

بدھ کہتا ہے کہ نیکیاں جمع کرنے کا اصول ہمیشہ مدنظر رکھ لیکن اس حکم کا نتیجہ بدھ نے کوئی بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے۔ وماتقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجرا۔ یعنے جتنی نیکیاں تم کرو گے ان سب کا بدلہ تم اپنے رب سے پاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے لاتظلمون فتیلا۔ یعنے جتنی نیکیاں تم آگے بھیجو گے ان سب کا بدلہ پاؤ گے۔ ایک ذرہ بھر بھی کمی نہ ہوگی۔ پھر فرماتا ہے۔ تجدوہ عند اللہ خیراً واعظم اجرا۔ یعنی علاوہ اس بات کے کہ بدلہ میں کمی نہ ہوگی۔ ثواب اتنا ملیگا۔ کہ جسکی تم کو توقع یا امید بھی نہ تھی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین	اُن لوگوں کی عزت جو قابل عزت ہوں

بدھ کہتا ہے کہ جو لوگ قابل عزت ہوں .... ان کی عزت کر۔ لیکن افسوس کہ بدھ نے نام بھی نہیں لیا کہ قابل عزت کون ہیں۔ لیکن قرآن شریف بیان فرماتا ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنے تو ان کی عزت کر جو قابل عزت ہوں۔ اور قابل عزت بھی میں ہی تجھے بتاتا ہوں کہ وہ کون کون ہیں۔ اول خدا کی ذات کامل صفات۔ پھر اس کے رسُول پھر اس کے ایماندار بندے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولاتصعر خدک للناس ولاتمش فی الارض مرحًا	ہمیشہ منکسر المزاج رہ

بدھ کہتا ہے کہ ہمیشہ منکسر المزاج رہ۔ لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اول یہ کہ بعض دفعہ دشمنوں سے مقابلہ پڑ جاتا ہے اس وقت اگر انسان اپنی منکسر المزاجی پر آوے تو اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالدیگا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ یعنے تجھ کو اپنے بھائیوں اور ہم صلح لوگوں میں منکسر المزاج رہنا چاہئیے۔ لیکن دشمنوں کے ساتھ میدان جنگ میں تیرا مزاج تیز ہو جانا چاہئیے۔ پھر بدھ نے اس کا نتیجہ نہیں بیان کیا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولاتصعر خدک للناس ولاتمش فی الارض مرحًا۔ ان اللہ لایحب کل مختال فخور۔ یعنے تو منکسر المزاج رہ اور زمین میں اکڑ کر مت چل۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تو خدا کی نظر عنایت سے محروم رہ جاویگا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لاتمدن عینیک الی مامتعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا	قانع رہ

بدھ کہتا ہے کہ تو قانع رہ۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے کہ لاتمدن عینیک الی مامتعنا بہ ازواجاً منھم یعنے تو علاوہ اپنے مال پر قناعت کرنے کے دوسرے کے مال کیطرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھ۔ پھر بدھ نے یہ نہیں بتایا۔ کہ قناعت کیوں کرے ہاں قرآن شریف بتاتا ہے زھرۃ الحیوۃ الدنیا۔ یعنے تو اپنے مال پر قناعت اس لئے کر کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے جس طرح گزرتی ہے گزر جاوے پھر اس تھوڑے سے عرصہ کے لئے آدمی کیا حرص کرے پھر بدھ اس بات سے ساکت ہے کہ قناعت سے کیا نتیجہ نکلیگا ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ ورزق ربک خیر وابقیٰ یعنے اگر تو قناعت کرے تو خدا تجھے ایسا رزق دیگا جو عمدہ اور کبھی نہ ضائع ہونے والا ہو۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ھل جزاء الاحسان الا الاحسان	جو احسانات کوجاوین ان کے لحاظ سے ہمیشہ ممنون رہنا۔

بُدھ کہتا ہے کہ محسن کا ممنون رہ۔ لیکن اسلام کہتا ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ یعنی جو شخص محسن کا ممنون نہیں وہ خدا کا بھی ممنون نہیں۔ پھر بدھ نے صرف زبانی جمع خرچ یعنے ممنون رہنے تک ہی تعلیم دی ہے لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے محسن کا ممنون ہونے کے علاوہ تجھ پر فرض ہے۔ کہ تو بھی اپنے موقع پر اس کے ساتھ احسان کرے۔ اور اس احسان کا بدلہ احسن طور پر اُسے دے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان۔ ان امنوا بربکم فاٰمنا	مناسب اوقات میں دھرم شاستر کا وعظ سُننا۔

بدھ کہتا ہے کہ مناسب وقت پر دھرم شاستر کا وعظ سن۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان۔ ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا۔ اور فرمایا سمعنا واطعنا۔ یعنے تو صرف وعظ ہی نہ سُن۔ بلکہ علاوہ سننے کے اس پر کاربند رہ۔ اور اس کو مان۔ پھر بدھ نے نتیجہ نہیں بیان کیا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ یعنے جب تو قرآن مجید کے وعظ میں موجود ہو۔ تو چپ چاپ توجہ سے سُن۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تجھ پر مصیبتوں کیوقت رحم کیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
واصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین	صبر کر۔

بُدھ کہتا ہے کہ تو صبر کر۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے واصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین۔ یعنے تو صبر کر کیونکہ خدا صابروں کے ساتھ ہے اور ان کے صبر کے نیک بدلہ کو ضائع نہ کرے گا۔ فرق دونوں تعلیموں میں یہ ہے کہ بدھ صرف حکم دیتا ہے اور قرآن شریف حکم دے کر ساتھ ہی دلیل دیتا ہے۔ کہ تو صبر کیوں کرے۔ اس لئے کہ جو صبر کرتا ہے۔ خدا اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اور اوسکو ہر قسم کی فتوحات سے مالامال کر دیتا ہے۔ قرآن شریف نے حکم۔ دلیل۔ نتیجہ سب کا بیان ایک ہی فقرہ میں کر دیا ہے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
والصابرین فی البأساء والضرّاء وحین البأس	مُصیبتوں کو تحمل سے برداشت کر۔

بُدھ حکم دیتا ہے کہ تو مُصیبتوں کو تحمل سے برداشت کر۔ لیکن بدھ نے مُصیبتوں کی تفصیل نہیں کی اور نہ یہ بیان کیا کہ تحمل کس طرح کرے اور نہ ہی یہ بیان کیا ہے۔ کہ تحمل کا اجر کیا ملیگا۔ ہاں قرآن شریف مُفصل بیان فرماتا ہے ولنبلونّکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ۔ یعنے ہم تم پر خوف طاری کرینگے اور قحط بھیجیں گے۔ اور پھلوں اور جانوں کا نقصان کریں گے۔ تو جو شخص تحمل کریگا۔ اور دل سے کہیگا۔ کہ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اُسی کے حضور جانیوالے ہیں

ہم ایسے لوگوں کو دنیا میں انعام واکرام سے مالا مال کرینگے۔ اور وہ ہماری رحمتوں کے نیچے آجاوینگے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ	اچھی باتوں سے خوش رہو

بدھ کہتا ہے کہ اچھی باتوں سے خوش رہو۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیوں خوش ہو۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ و ذالک ھو الفوز العظیم۔ یعنی تو ان تعلقات کیوجہ سے جو کہ تو نے اپنے پروردگار سے قائم کئے ہیں۔ خوش ہو اس لئے کہ یہ تعلقات ہی اصل کامیابی ہیں پھر فرماتا ہے۔ وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون یعنے اول تو بیعت سے خوش ہو۔ پھر اس کے نتیجہ سے خوش ہو۔ یعنی بیعت کا نتیجہ تمہیں جنت ملیگی۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
وھاجروا فی سبیل اللہ و کونوا مع الصادقین	جب موقعہ ہو نیک لوگوں کے پاس جانا

بدھ کہتا ہے کہ تجھے جب موقعہ ملے نیک لوگوں کے پاس جا لیکن یہ تعلیم ناقص ہے۔ اول تو اس لئے کہ اس میں موقعہ ملنے کی شرط ہے۔ حالانکہ نیک لوگوں سے ملنا ایسا ضروری ہے کہ وقت ملے نہ ملے۔ کام کا حرج کرکے جانا چاہئے ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین یعنی نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ جہاں جائیں وہاں جاؤ جو کریں وہ کرو۔ غرض بدھ کہتا ہے۔ کہ جب فرصت ہو۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ تو نیک آدمی کے ساتھ ہو جا۔ پھر قرآن اس سے بھی بڑھ کر تاکید کرتا ہے۔ الذین اٰمنوا و ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالہم و انفسہم اولئک اعظم درجۃ۔ اگر تجھے نیک لوگوں کے پاس جانے کے لئے ملک وطن بیوی بچے چھوڑنے پڑیں۔ تو وہ چھوڑ دے۔ اور اگر تجھے نیک لوگوں کی خاطر مال وجان قربان کرنی پڑے۔ تو کچھ مضائقہ نہ کر۔

دوسرے یہ کہ بدھ نے اس ملاقات کا کوئی اجر نہیں بیان کیا۔ ہاں قرآن شریف بیان فرماتا ہے۔ اولئک ھم الفائزون۔ یعنے میری تعلیم پر کہ نیک لوگوں سے ملا کر، چلکر تو دنیوی واخروی کامیابی کا وارث ہو جاوے گا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف تنھون عن المنکر فذکر انما انت مذکر	دھرم کی باتوں پر گفتگو کرنا

بدھ کہتا ہے کہ دہرم کی باتوں پر گفتگو کرو۔ لیکن قرآن شریف تعلیم دیتا ہے۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ یعنے اے مسلمانو! تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم دہرم کی باتیں کرو۔ اور لوگوں کو بھلے کاموں کی رغبت دو اور ناپسندیدہ کاموں سے منع کرو۔ فرق ہر دو تعلیموں میں یہ ہے کہ بدھ صرف ایک عام حکم دیتا ہے۔ لیکن قرآن نیک انجامی کی شرط بتاتا ہے۔ یعنے جب تک تم دہرم کو نہ پھیلاؤ گے تب تک تم نیک انجام نہیں ہو سکتے۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ وہ دہرم کی گفتگو اپنے ہی حلقے میں ہی رکھتا ہے۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ فذکر انما انت مذکر۔ یعنے تو غیروں کو بھی دہرم کی باتیں سنا۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ وجادلھم بالتی ھی احسن یعنے جب غیروں کو دہرم کا اپدیش کرو۔ تو نہایت عمدہ طریق سے کرو جس سے وہ سمجھ بھی جاویں اور کوئی دنگا فساد بھی نہ ہو

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولا تتبع الھوی فیضلک	مجاہدہ نفس کرنا

بدھ کہتا ہے کہ تو مجاہدہ نفس کر۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ مجاہدہ کس طرح کرنا چاہئیے۔ ہاں قرآن شریف بتاتا ہے ولا تتبع الھوی فیضلک۔ یعنے مجاہدہ نفس اس طرح کر کہ تو نفس کی بات ہی نہ مان یعنے جب نفس اپنی طرف سے کوئی خواہش کرے۔ تو اس کو پورا ہی نہ کر۔ غرض بدھ نے صرف مجاہدہ نفس کا نام ہی لیا ہے۔ لیکن قرآن شریف نے اس ایک ہی آیت میں مجاہدہ نفس کی تعریف بھی کر دی ہے کہ نفس کی خواہشات کو پورا نہ کرنا مجاہدہ ہے۔ پھر بدھ نے اپنی تعلیم کی خلاف ورزی کا نقصان نہیں بتایا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ ولا تتبع الھوی فیضلک یعنے نفس کی خواہشات کو پورا نہ کر ورنہ اس خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تو گمراہ ہو کے ہلاک ہو جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
انّ الّذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔	صداقت اعلےٰ پر استقلال سے رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو صداقت اعلےٰ پر استقلال سے قائم رہ لیکن صداقت اعلےٰ کا نام نہیں لیا۔ ہاں قرآن شریف جہاں استقلال سے قائم رہنے کی تاکید کرتا ہے وہاں اس صداقت اعلےٰ کا نام بھی لیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ انّ الّذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا نحن اولیاءکم فی الحیوٰۃ الدنیا۔ یعنے تو اس صداقت اعلےٰ پر کہ ہمارا پروردگار ہمارا خالق ہمارا رازق وہی ذات ہے جو تمام عیوب سے منزہ اور تمام صفات کاملہ سے موصوف ہے استقلال سے قائم رہ۔ فرق دونوں میں یہ ہے۔ بدھ نے صداقت اعلےٰ کا نام نہیں لیا۔ لیکن قرآن شریف نے ایک ہی آیت میں اس صداقت اعلےٰ کا نام بھی لے دیا کہ اس نظام کو بتدریج ترقی دینے والا اور سب روزی رسان اور قابل پرستش صرف اللہ ہے اور یہی صداقت اعلیٰ ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	ہمیشہ اس امر کی کوشش کرنی کہ ایسے طریقے پر عمل کیا جاوے جو سب سے زیادہ نیکی کیطرف مائل ہو

بدھ کہتا ہے کہ تو ہمیشہ اس امر کی کوشش کر کہ تو درست رستے پر چلے۔ لیکن درست راستہ کا تلاش کرنا سخت مشکل ہے۔ اور کوئی ترکیب اس کے دریافت کرنے کی نہیں سوائے اس کے کہ خود خداوند علیم والہ یہ الہام کرے ہاں قرآن شریف فرماتا ہے ان اللہ ربّی وربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم۔ یعنے وہ ذات پاک جو تمام موجودات کی پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ ہے۔ وہی قابل عبادت ہے۔ اس لئے تو اسی کی عبادت کر۔ یہی درست راستہ ہے تو اسی پر چل۔ پھر فرماتا ہے۔ وانک لتھدی الی صراط مستقیم۔ یعنے صراط مستقیم وہ درست راستہ ہے۔ جو تیرے اوپر بذریعہ وحی خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا یعنی شریعت محمدیہ ہی صراط مستقیم ہے۔ پھر بدھ نے صراط مستقیم پر چلنے کی ترکیب نہیں بتائی۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ اہدنا الصراط المستقیم۔ یعنے درست راستہ پر چلنے کے لئے اول خدا سے دعا مانگنی چاہئیے۔ کہ اے مولیٰ کریم ہم کمزور اور ناقص الفہم ہیں ہم اپنی کوشش سے کسی چیز کو نہیں لے سکتے۔ تو خود ہی اپنے فضل وکرم سے ہمیں سیدھے اور درست راستہ پر چلا۔

پھر بدھ نے درست اور سیدھے راستہ پر چلنے والوں کے لئے کوئی اجر بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم والضالین۔ یعنے اگر تو میرے بتائے ہوئے درست اور سیدھے راستہ پر چلیگا۔ تو تو

نہیں ہو سکتا ہے۔ جو اس آیت واولوالامر منکم پر بھی عمل کرے۔ اور پھر جرائم کا مرتکب ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ یعنے ایسے کام مت کرو۔ جن کے کرنے سے تم ہلاکت میں پھنس جاؤ۔ اب دیکھو کہ جرائم میں گرفتار ہونا میں ہلاکت ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص اس آیت پر عمل کرے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ وہ پھر کوئی جرم کر سکے۔ غرض خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بدھ کی اس تعلیم پر چل کر کہ "قانون پڑھ کر علم حاصل کرو" کوئی آدمی جرائم سے نہیں رک سکتا لیکن قرآن شریف کی تعلیم پر چلکر کہ "اولوالامر کی اطاعت کرو" اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ آدمی بکلی جرائم کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔ اور اس سے پھر کوئی خلاف ورزی وقوع میں نہیں آسکتی خیر یہ تو ہوئی۔ قانون حکومت کی بات اب قانون قدرت کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ بدھ کی تعلیم قانون قدرت کے مطالعہ میں بھی ناقص ہے۔ اول یہ نہیں بیان کیا ہے کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ دوم یہ بھی نہیں کہ کس طرح مطالعہ کیا جاوے۔ سوم بدھ نے اس مطالعہ کا اعلےٰ نتیجہ بھی بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن شریف ان سب باتوں میں مفصل اور کامل تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ پہلے قرآن شریف یہ بتاتا ہے۔ کہ کس کس چیز کا مطالعہ کرنا چاہیئے جیسا کہ فرماتا ہے۔ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً۔ یعنے انسان کو چاہیئے کہ پہلے یہ بات خیال میں لاوے کہ ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہو کہ وہ کچھ شے نہ تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ خلقکم من تراب یعنی اس گمنامی کی حالت کے بعد پھر ایک حالت انسان پر آئی۔ جبکہ وہ مٹی تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین ثم جعلنٰہ نطفۃ فی قرار مکین۔ ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحماً۔ یعنے مٹی کے بعد انسان کو ہم نے مٹی کا خلاصہ بنایا۔ اس کے بعد وہ پانی کی اچھلنے والی بوند بنگیا پھر پانی سے ایک لوتھڑے کی شکل میں تبدیل ہوا اور لوتھڑے سے چھوٹی سی بوٹی بنا اور بوٹی سے ہڈی پھر ہڈی پر چمڑا مڑھ گیا۔ ثم انشانٰہ خلقاً اخر۔ یعنے پھر اسمیں روح پڑگئی۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی خلقکم من ضعف یعنی روح پڑنے کے بعد پھر تم کو ماں کے پیٹ سے ایسی حالت میں نکالا۔ کہ تم ضعیف تھے۔ پھر فرماتا ہے ویھدینٰہ النجدین۔ یعنے پھر ہم نے تم کو پیدا کر کے تمہارے لئے تمہاری ماں کے پستانوں میں دودھ پیدا کیا۔ پھر فرماتا ہے ثم جعل من بعد ضعف قوۃ۔ یعنے بچپن کی کمزوری کے بعد ہم نے تم کو طاقت و توانائی دے کر آہستہ آہستہ جوان کیا پھر فرماتا ہے ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا وشیبۃ یعنے پھر تمہاری طاقت وجوانی کے بعد تمہارے قویٰ کمزور ہوگئے اور تم کو بڑھاپا آگیا۔ پھر فرماتا ہے۔ وھوالذی یتوفی الانفس یعنے بڑھاپے کے بعد پھر اللہ تعالے تمہاری روحوں کو جسموں سے قبض کر لیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون یعنے قیامت کے دن پھر تم زندہ کئے جاؤ گے۔

غرض قرآن شریف نے اول انسان کو ترغیب دی ہے کہ اول وہ اپنی ہستی کا مطالعہ کرے۔ پھر اس کے آگے حیوانات کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ والانعام خلقھا لکم فیھا دفء ومنافع ومنھا تاکلون + ولکم فیھا جمال حین تریحون وحین تسرحون وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ان ربکم لرؤف رحیم والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ۔ یعنی جس طرح تو اپنی ہستی کا مطالعہ کرے اسیطرح باقی حیوانات کو دیکھ کہ سب کو تیرے لئے پیدا کیا۔ سواری کے لئے۔ گوشت کے لئے۔ باربرداری کے لئے۔ زینت کے لئے۔ جمال کے لئے۔ موسموں کے تغیرات سے بچنے کے لئے۔ پھر نباتات کا مطالعہ ارشاد فرماتا ہے۔ ینبت لکم بہ الزرع والزیتون والنخیل والاعناب ومن کل الثمرات ان فی ذلک لایۃ لقوم یتفکرون۔ یعنے انسان کو چاہیئے کہ غور سے مطالعہ کرے کہ اس کے لئے ہم نے کیسے کیسے مفید۔ اور اعلےٰ اور مزیدار میوے بغیر اسکی کسی محنت کے پیدا کئے ہیں۔ کہیں انگور اور کہیں کھجوریں اور کہیں اناج کی کھیتیاں کھڑی ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ فالق الحب والنوی یعنے انسان کو چاہیئے کہ وہ اسبات کا مطالعہ کرے کہ خدا تعالیٰ کس طرح اپنی قدرت سے ایک چھوٹی سی گٹھلی سے کیسے کیسے عظیم الشان درخت۔ پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایک ذرہ کے برابر دانہ سے کس طرح کھیتوں کی کھیتیاں کھڑی کر دیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے نخرج منہ حباً متراکباً ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ وجنات من اعناب والزیتون والرمان مشتبھاً وغیر متشابہ۔ پھر فرماتا ہے۔ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ۔ یعنے انسان کو تمام نباتات کے پکنے اور پھل لگنے کی قدرتوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پھر فرماتا ہے وھوالذی انشاء جنات معروشات وغیر معروشات والنخل والزرع مختلفاً اکلہ والزیتون والرمان متشابھاً وغیر متشابہ۔ پھر فرماتا ہے۔ والنخل باسقات لھا طلع نضید رزقاً للعباد۔ پھر جمادات میں سے اول زمین کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وفی الارض قطع متجاورات۔ پھر فرماتا ہے۔ والی الارض کیف سطحت۔ پھر فرماتا ہے۔ والارض مددنٰھا والقینا فیھا رواسی۔ پھر فرماتا ہے۔ وایۃ لھم الارض المیتۃ احیینٰھا۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض فراشاً۔ پھر فرماتا ہے۔ الذی جعل لکم الارض قراراً۔ پھر فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض مھاداً۔ پھر آسمان اور ستاروں اور چاند سورج کے متعلق فرماتا ہے۔ افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بنینٰھا وزینّٰھا ومالھا من فروج۔ پھر فرماتا ہے ومن ایٰتہ ان تقوم السماء۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعلنا السماء سقفاً۔ پھر فرماتا ہے۔ ویمسک السماء۔ پھر فرماتا ہے والی السماء کیف رفعت۔ پھر فرماتا ہے۔ والسماء بنینٰھا باید۔ پھر فرماتا ہے۔ وزینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلنٰھا رجوماً للشیاطین۔ پھر فرماتا ہے۔ وبالنجم ھم یھتدون۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم النجوم لتھتدوا بھا۔ پھر فرماتا ہے۔ والنجوم مسخرات بامرہ۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل الشمس سراجاً۔ پھر فرماتا ہے۔ والشمس تجری لمستقر لھا۔ پھر فرماتا ہے۔ افلم ینظروا فی ملکوت السمٰوات والارض۔ پھر فرماتا ہے۔ وسخر الشمس والقمر دائبین۔ پھر دریاؤں۔ ہواؤں۔ پہاڑوں۔ بارشوں اور بجلی وغیرہ کے متعلق فرماتا ہے۔ اللہ الذی سخر البحر + ربکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر + وجعل بین البحرین حاجزاً۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ الذی ارسل الریاح + وتصریف الریاح + ومن ایٰتہ ان یرسل الریاح۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل لکم الجبال + والجبال اوتاداً + ومن الجبال جدد بیض وغرابیب سود + وتنحتون من الجبال بیوتاً فارھین۔ پھر فرماتا ہے۔ ونزلنا من السماء ماءً مبارکاً + واسقینٰکم ماءً فراتاً + اولم یروا انا نسوق الماء الی الارض الجرز + وانزلنا من المعصرات ماءً وجعلنا من الماء کل شیء حی۔ پھر فرماتا ہے۔ ھوالذی یریکم البرق خوفاً وطمعاً ومن ایٰتہ یریکم البرق۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف علم حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کا مطالعہ بتایا ہے۔ حالانکہ صرف علم

ہون گے اور تکلیفون اور دکھون کے موقعون پر ان کی خوارق عادت طور پر مشکل کشائی کی جاوے گی اور وہ دنیا سے کامیاب گذرینگے۔ پھر دنیا کی کامیابی کو آخرت کی کامیابی کی دلیل بناکر پیش کرتا ہے کہ جب میرے کہنے کے مطابق باوجود سامان و اسباب کے نہ ہونے کے میری تعلیم پر چلنے والے لوگ اس دنیا مین کامیاب ہونگے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اخروی کامیابی کے بھی وہی وارث ہون۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ربِّ زدنی علماً	علم کامل کرنے کیلئے بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔

بدھ کہتا ہے کہ علم کو کامل کرنے کے لئے بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔ مگر قرآن شریف اس بارہ مین تعلیم دیتا ہے رب زدنی علما۔ یعنے اے میرے رب دن بدن میرا علم بڑھتا جا............ فرق دونون تعلیمون مین یہ ہے کہ بدھ علم کی ایک حدبندی کرتا ہے کیونکہ وہ شے کامل ہوتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا علم کامل ہے کہ جس کے آگے اس کے علم مین کوئی ترقی نہین۔ غرض قرآن شریف یہ دعا سکھلاتا ہے کہ جون جون زمانہ گذرتا جاوے ہمارے علم مین ہمیشہ ترقی ہی ترقی ہو۔ مگر بدھ ایک حد تک ترقی بتاکر علم کو محدود کر دیتا ہے۔ پھر بدھ صرف یہی کہتا ہے کہ علم کے لئے بہت کچھ کوشش کرنی چاہیئے لیکن اسلام کا ارشاد ہے اطلبوا العلم ولو بالصین۔ یعنے اگر تجھے علم کی تلاش میں دور دراز ملکون میں بھی جانا پڑے تو وہان جا اور علم حاصل کر۔ اب دیکھو کہ بدھ کا قول "بہت کچھ" اسلام کے ارشاد "اطلبوا العلم ولو بالصین" کا مفہوم ادا کرسکتا ہے ہرگز نہین۔ کیونکہ ریل سے پہلے زمانے مین ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانے مین ایسی مشقتین اور مشکلات پیش آتی تھین کہ جن کی کوئی انتہا خیال مین نہین آتی۔

پھر بدھ علم کی فرضیت اور غیر فرضیت کا بالکل ذکر نہین کرتا۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ۔ یعنے علم کا حاصل کرنا ہر مرد عورت پر فرض ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء	ان سب علوم کو حاصل کرنا جو گناہ کی تحریک نہین کرتے۔

بدھ کی اس تعلیم مین اور قرآن شریف کی تعلیم مین بہت فرق ہے۔ بدھ ان علوم کو اعلےٰ خیال کرتا ہے اور قابل حصول سمجھتا ہے جو گناہ کی تحریک نہ کرین مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ گناہ کی تحریک نہ کرنا تو ایک معمولی امر ہے اور ایسا علم جو گناہ کی تحریک کرے وہ کوئی اعلےٰ علم نہین کیونکہ جو علم گناہ کی تحریک کرے وہ تو علم کہلانے کا مستحق ہی نہین بلکہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی اعلےٰ اور قابل حصول وہ علم ہے جو علاوہ گناہ سے چھڑانے کے خشیۃ اللہ مین بڑھاوے۔ غرض بدھ ترک شر کی طرف جھکتا ہے۔ اور قرآن شریف ترقی دیکر علاوہ ترک شر کے ایصال خیر کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لاتقف مالیس لک بہٖ علم	زبانون کو قابو مین رکھنا

بدھ کہتا ہے۔ کہ زبان کو قابو مین رکھ لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اسلئے کہ عام آدمیون کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ کن باتون سے زبان قابو مین رکھنی چاہیئے اور کونسی باتین زبان پر لانی چاہئین۔ لیکن قرآن کی تعلیم اس بارہ مین کامل ہے وہ ان باتون کے اصول بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پہلا اصل بیان فرماتا ہے۔ واجتنبوا قول الزور۔ یعنے جھوٹی بات آدمی کبھی زبان پر نہ لاوے پھر فرماتا ہے۔ لاتقف مالیس لک بہٖ علم۔ یعنی جس بات کا انسان کو اپنے تئین علم نہ ہو۔ اس کو بھی لوگون مین نہ بیان کرے۔ پھر تیسرا اصل بیان فرماتا ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون یعنی وہ باتین بھی زبان پر نہ لانی چاہئین۔ جن کا دین و دنیا مین کوئی فائدہ نہ ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہٖ۔ یعنی زبان سے وہ بات بھی نہین نکالنی چاہیئے۔ جو کسی بھائی کی دلشکنی کا موجب ہو۔ پھر فرمایا۔ ولا یغتب بعضکم بعضاً یعنی کسی کی برائی اس کی پیٹھ پیچھے نہ کرو۔ پھر فرمایا لا تنابزوا بالالقاب۔ یعنی کسی کا نام بری طرح نہ بگاڑا کرو۔ پھر اسلام فرماتا ہے کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع۔ یعنی ہر سنی سنائی بات بھی بے تحقیق زبان پر نہین لانی چاہیئے۔ پھر فرمایا۔ قل ان اللہ لا یأمرکم بالفحشاء۔ یعنی مخرب اخلاق اور فحش باتون سے زبان کو پاک رکھو۔ پھر فرمایا قولوا قولاً سدیدا۔ یعنی جب بات منہ سے نکالو حکمت بھری نکالو۔ پھر فرماتا ہے وقولوا قولاً معروفا یعنی جب کسی کو کوئی بات کہو تو ہمیشہ بھلائی کی کہو پھر فرمایا قل لھم فی انفسھم قولاً بلیغا۔ یعنے جب کسی کو کوئی بات کہنی ہو تو پوری طرح اور سمجھا کر کہو۔ پھر فرمایا فقولا لہ قولاً لیناً۔ یعنی اگر کسی دشمن سے بھی بات کرنی ہو۔ تو نرمی سے کرنی چاہیئے اور گفتگو مین درشتی نہ ہو۔ پھر فرمایا یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ یعنی لوگون کو ہمیشہ ناپسندیدہ اور فحش اور گندی باتون سے روکو اور بھلی اور پسندیدہ باتون کی ترغیب دو۔

پھر بدھ کی اس تعلیم مین یہ نقص ہے کہ بدھ صرف یہ کہتا ہے کہ زبان قابو مین رکھنا یعنی زبان سے کوئی بات بغیر ارادے کے نہ نکالو۔ لیکن قرآن شریف یہ تعلیم دیتا ہے۔ عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم۔ یعنی اگر کسی بات کا ارادہ بھی ہو تو نہ کہو پہلے دیکھ لو کہ آیا وہ ممنوع ہے یا نہین کیونکہ بعض دفعہ ایک بات اچھی لگتی ہے لیکن نتیجہ اس کا اچھا نہین نکلتا اس لئے ارادۃً اور بے ارادہ دونون طرح بات کو خدا کے فرمودہ کے مطابق کہو۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا	قانون کا مطالعہ کرنا کہ مناسب حال روّیہ کا علم ہو۔

بدھ کہتا ہے کہ قانون کا مطالعہ کر۔ لیکن بدھ نے تصریح نہین کی کہ کونسا قانون آیا قانون حکومت یا قانون نیچر اس لئے ہم قرآن شریف سے دونون قانونون کے متعلق اشارات درج کرتے ہین چنانچہ اول قانون حکومت کو لو۔ دیکھو بدھ کہتا ہے۔ کہ قانون حکومت اس لئے مطالعہ کر کہ تجھے علم حاصل ہو جاوے لیکن یہ تعلیم ناقص ہے اس لئے کہ قانون کا مطلق علم ہونا کوئی مفید نتیجہ خیز بات نہین ہے اور نہ ہی اس سے کوئی شخص جرائم کے ارتکاب سے رک سکتا ہے۔ اور نہ بدھ کے اس فقرہ سے جرائم کی ممانعت نکلتی ہے اس لئے کہ قانون کے دفعات کا علم قانون کی خلاف ورزی کی نقیض نہین۔ کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص قانون کا عالم بھی ہو۔ پھر اس کا مجرم بھی ہو۔ جیسا کہ عام لوگ اس بات کا علم رکھتے ہین۔ کہ چوری سرکاری طور پر منع ہے۔ لیکن سینکڑون ان مین سے چوری کرتے ہین۔ پس بدھ کی یہ تعلیم جرائم کے انسداد کے لئے کافی نہین اور ناقص ہے۔ ہان قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہے جو ہر طرح کامل و مکمل ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنے خدا کی فرمانبرداری کرو۔ اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور بادشاہون اور حاکمون کی فرمانبرداری کرو۔ اب دیکھو۔ کہ جو شخص حاکمون کی اطاعت کرتا ہے اس کے کیا معنے ہین یہی کہ وہ بادشاہون کے مقرر کردہ قوانین کی پیروی کرتا ہے اور قانون حکومت کی خلاف ورزی نہین کرتا۔ غرض دنیا مین کوئی ایسا شخص

ہو دستِ شرک و عقائدِ فاسدہ سے یہ سرزمین پاک ہو جائے۔ اور ثابت ہو جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و الاصفات تمام قسم کے نقصوں اور کمزوریوں سے منزہ ہے۔ نہ بت معبود ہو سکتے ہیں۔ نہ عیسیٰ جو کہ ایک عاجز انسان تھا۔

العزیز الحکیم۔ کسی کام کا انتام دو باتوں پر ہے۔ ایک کرنیوالا صاحب حکمت ہو دوم غالب۔ یہ صفات حقیقی طور پر ہی خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔

وھو علیٰ کل شیئ قدیرٌ۔ ہر چاہی ہوئی چیز پر۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرماچکا ہے یفعل ما یشاء۔ و یحکم ما یرید۔

ھو الاول۔ لیس قبلہ شیئ۔ والاخر لیس بعدہٗ شیئ و الظاھر۔ لیس فوقہٗ شیئ والباطن۔ لیس دونہٗ شیئ۔ یہ معنی احادیث میں آئے ہیں۔

ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔

استویٰ علی العرش۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان چیزوں کو پیدا کرکے آزاد نہیں چھوڑا۔ بلکہ ذرہ ذرہ پر میری حکومت ہے۔

ھو معکم اینما کنتم۔ وہ تمہارا ہی مددگار ہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو۔

اٰمنوا۔ ایمان میں دو چیزیں ہیں۔ ایک یقین۔ ایک تسلیم۔ اگر یقین ہو۔ تو ایسے شخص کو منافق کہتے ہیں۔ اگر دونو نہ ہوں تو اسے عنادی کافر بولینگے۔

انفقوا۔ مال کا دینا۔ مومن اور کافر کے درمیان امتیاز ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ مال لوجہ اللہ وہی خرچ کرسکتا ہے۔ جس کے اندر صدق ہو۔

صحابہ کرام کوئی تم سے زیادہ نمازیں نہیں پڑہتے تھے تین باتیں ان میں تھیں ایک نبی کریم کی صحبت۔ دوسرا ایمان کامل درجہ کا۔ تیسرا خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے تھے۔

مورخہ ۱۸۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع ۲

یقرض اللہ۔ قرض کاٹنے کو کہتے ہیں۔ خدا کے نام پر کچھ دینے کو قرض اسلیئے فرمایا۔ کہ جو خرچ کروگے۔ وہ واپس دیا جائیگا۔ بلکہ ثواب عظیم بھی ملیگا۔

اجر کریم۔ جو رزق فتوحات کا ہوتا ہے اسے رزق کریم کہتے ہیں۔ فرمایا کہ تم جنگوں میں لگے ہوئے ہو۔ اس کا تم کو اجر عظیم اور رزق کریم ملیگا۔

نقتبس۔ کسی کی آگ سے یا چراغ سے اپنے چراغ کو روشن کرلینا۔ فرمایا۔ یہ قیامت کے دن تم کو کسی کا نور کام نہ آئیگا۔ اپنا نور اپنے ساتھ لاؤ۔

غرور۔ غ کے فتحہ کے ساتھ شیطان کا نام ہے۔ بہت ہی دہوکہ دینے والا

فدیۃ۔ جس کو دے کر انسان اپنی جان چھڑا لے۔

ھی مولٰکم۔ مولا کے معنے ساتھی۔ ہمراہی (ن) لوٹنے کی جگہ منافقوں کو بتایا کہ تم کچھ عرصہ باہر ہو آخر اسی آگ میں پڑوگے۔

تخشع (۱) ڈرنا (۲) کسی کے لیئے فروتنی اختیار کرنا۔ فرمایا۔ اوپر سے مومنوں اور منافقوں میں فرق معلوم نہیں ہوتا۔ منافق بھی آمنا و صدقنا کہتے ہیں۔ اور مومن بھی لیکن مومن کے اندر یہ بات بیٹھی ہوئی ہے اور منافق کے قلب میں ایمان نہیں معاملات میں سب راز فاش ہوجاتا ہے۔

فاسقون۔ منافق میں ایمان نہیں ہوتا۔ اور فاسق میں ایمان تو ہوتا ہے مگر عمل نہیں ہوتا۔

الشھداء۔ شہید اسے کہتے ہیں جو (۱) تین کام کرتا ہے۔ غلط مسائل [illegible] کرتا ہے۔ جو فسانہ کے رنگ میں نہیں ہوتا (۳) لوگوں [illegible] ہو۔ مامور من اللہ جب آتا ہے تو میں نمونہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد یہ امور [illegible] یقین شہدا رکے [illegible]

مورخہ ۲۰۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۹ سورہ الحدید رکوع ۳

الحیوٰۃ الدنیا۔ وہ زندگی جو نزدیک کی ہے اسکے واسطے پانچ باتیں ہیں۔ لعب۔ لہو۔ زینت تفاخر۔ تکاثر۔ لعب۔ ایسی چیز جس میں کوئی دکان ہو۔ مگر فائدہ کوئی نہ ہو۔ لہو۔ ایسی چیز جس سے غفلت پیدا ہوجائے۔ الکفار۔ کافر زمیندار کو کہتے ہیں۔ کفر کے معنے ڈھانپنا زمیندار بیج کو ڈھانپتا ہے اسے کافر کہا جاتا ہے۔ ومغفرۃ من اللہ و رضوان۔ اللہ جو سب چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اسکی رضامندی ہوگی۔ تو پہر کونسی نعمت ہے۔ جو نہ ملیگی۔ کفار کے لیئے عذاب شدید فرمایا۔ اور مومنوں کے لیئے مغفرہ و رضوان۔ جو ان کافروں کے لیئے عذاب پر عذاب ہے کیونکہ اپنے مخالف کو سکھ و آرام میں دیکھنا یہ بھی انکے لیئے ایک عذاب ہوگا

سابقوا۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ دنیوی علائق میں پھنس نہ جانا بلکہ منزل مقصود کا خیال رکھو

من قبل ان نبراھا۔ تقدیر کے متعلق لوگوں کو یہ دہوکہ لگتا ہے۔ کہ جب خدا نے پہلے ہی لکھدیا ہے۔ کہ فلاں کام یوں ہوگا۔ تو اسکے متعلق کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ کسی آدمی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ چوری کریگا۔ اور زنا جہنمی ہوگا۔ تو اب وہ شخص اس کے خلاف کیا کرسکتا ہے اسکا جواب یہ ہے۔ کہ خدا عالم الغیب ہے۔ مگر اس سے انسان کا مجبور ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔ جب کہ ہر ایک انسان جانتا ہے کہ اسے باری کیوقت کوئی مجبور نہیں کرتا پس علم تابع معلوم ہے۔ معلوم علم کے تابع نہیں مثلاً خواب میں کسی کے بارے میں ہم کوئی امر دیکھیں اور وہ یونہی ہوجائے۔ تو اب خواب نے اس شخص کو اس امر کے ویسا ہی کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ پس خدا کا علم کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ علم چونکہ صحیح ہے اسلیئے جو کام جیسا ہونا تھا۔ ویسا ہی خدا کے علم غیب میں قبل از وقوع آگیا۔

لکیلا تاسوا۔ یہ عدم افسوس مجبور محض ہونیکے لیئے نہیں بلکہ اسلیئے کہ سلسلہ اسباب کسب کے نتیجہ میں ایسا ہوا۔

۲۳۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ الحدید رکوع

الا ابتغاء رضوان اللہ۔ اس میں بتایا رہبانیت مطلقاً منع نہیں اسقدر جائز ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیے ہو اور وہ وہی ہوسکتی ہے۔ جس میں خدا کے کسی امر حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ مسلمان بہت پکڑیں۔ پہلے بتایا کہ انبیاء بھیجنا ہماری سنت ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم ابو الانبیاء اور حضرت نوح موجودہ نسل انسانی کے مورث اعلیٰ کا ذکر کیا۔ پہر انکے خلفاء کا۔ پہر اہل کتاب کے فسق و فجور میں مبتلا ہوجانیسے خاتم النبیین کی ضرورت بعثت کا سوال حل کیا۔

کفلین۔ کفل کہتے ہیں۔ ترازو کے پلڑے کو حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ اس امت کو سب سے بڑھکر اجر ملیگا۔ اور یہ خدا کا فضل ہے

(ب) دنیا کے کام خدا کے لیئے ہوں تو وہ بھی از روئے اسلام دین کے حکم میں ہیں اسلیئے کفلین فرمایا

الا یقدرون۔ کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے۔

یہاں ستائیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے

حضرت مولانا مولوی ... نورشاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

پارہ ستائیسواں

رکوع نمبر ۱۴

(سورہ الواقعہ بقیہ رکوع ۱۴)

۸۔ جولائی ۱۹۱۱ء

مخضود۔ کانٹے دور کئے ہوئے۔ اس میں یہ بتایا کہ جنت کے آرام میں کوئی امر موجب تکلیف نہ ہوگا۔

ظل ممدود۔ سایہ دوپہر کے وقت گھٹتا جاتا ہے۔ اس لیے بعض اوقات درخت کے سایہ میں آرام لینے والے کو دھوپ آجاتی ہے۔ فرمایا اس کا سایہ بہت پھیلا ہوا ہوگا۔

لا ممنوعۃ۔ منع کئی قسم ہے۔ طاقت نہیں۔ وسعت نہیں۔ خود معدہ میں خلل ہو۔ کسی قسم کی روک نہ ہوگی۔

فرش مرفوعۃ۔ عالیخاندان بیبیاں۔ اسپر قرینہ ہے۔ اگلی آیت

عربا اترابا۔ خاوندوں کی پیاریاں ہم عمر۔ یعنی خاوندوں کی عمروں کے مناسب حال

(پارہ ۲۷۔ رکوع ۲۔ سورہ الواقعہ ۱۴)

۹۔ جولائی ۱۹۱۱ء

یحموم۔ سیاہ دھوئیں

کریم۔ انسان جس سے فائدہ اٹھاتا ہے اسکی ایک عزت دل میں ہوتی ہے فرمایا اس ظل سے آرام نہ پائیں گے۔

مترفین۔ آرام طلب۔ دوزخ بمنزلہ شفاخانہ کے ہے اس میں ایسی روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔

الحنث۔ (۱) خدا کی عظمت دل میں نہتھی اپنی قسمیں توڑتے تھے (۲) مطلق گناہوں پر اصرار کرتے تھے (۳) بار بار قسمیں کھا کر کہتے کہ قیامت کو اٹھائے نہ جائینگے

میقات۔ اسوقت تک جمع کیے جائینگے (۲) یعنی فی ایک مقررہ دن کی تاریخ میں

الھیم۔ اونٹوں میں پیاس کی ایک بیماری ہوتی ہے۔ فرماتا ہے۔ گرم پانی سے پیاس نہیں بجھیگی۔ بار بار پینا پڑیگا۔

[نزل]ہم۔ جب مہمان آئے۔ کھانا دیر سے دیا جاتا ہو تو اس کے آتے ہی جو ناشتہ پیش کیا جائے۔ اسے نزل کہتے ہیں۔

افرایتم ما تمنون۔ چونکہ اعتراض حشر اجساد پر ہے اسلیئے فرماتا ہے کہ وہ منی جس سے انسان پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی تو آخر اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ پس کیا وہ دوبارہ خلق پر قادر نہیں۔ کیونکہ منی سے انسان بنانا بھی تو حیرت انگیز ہے۔

قدرنا بینکم الموت۔ جو خدا کی ہستی پر موت لا سکتا ہے کیا وہ اس موت کو مٹا نہیں سکتا

شجرتھا۔ (۱) بالسن کے درخت سے بھی آگ نکلتی ہے (۲) آگ پتھر یا کسی جسم میں چھپی ہوتی ہے۔ پھر شعلہ درخت کی مانند ہو جاتا ہے۔

اپنی قدرتوں کا بیان کیا ہے۔ تا ظاہر ہو کہ وہ قیامت لانے پر قادر ہے۔

للمقوین۔ مسافر بھوکے لوگ۔

(پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۶ سورہ الواقعہ رکوع ۳)

۱۰۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فلا اقسم۔ قسم کے فعل سے لا نفی آتا ہے۔ اس کی توجیہیں مفسرین نے کی ہیں۔ جن میں سے مشہور یہ ہے۔ کہ لا زائد ہے۔ (۲) اس بات پر قسم کھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کھلی ہوئی صداقت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس عقیدہ کی تردید مقصود ہو اس کے لیئے لا آیا ہے کہ ایسا نہیں۔ اور پھر قسم کھائی گئی۔ کہ حقیقت یوں ہے۔

بمواقع النجوم۔ مواقع جمع موقع جس کے تین معنی ہیں گرنے اور پڑنے کی جگہ۔ گرنا (مصدر) فرماتا ہو۔ کتاب اللہ کی نسبت تم انکار کرتے ہو اور کہتے ہو۔ افترا ہے۔ ایسا نہیں۔ میں تمہیں ستاروں کے گرنیکے کی طرف (اسی کے ظہور کیوقت ستارے بہت ٹوٹتے ہیں) کہ وہ بھی ایک نشان ہے متوجہ کرتا ہوں۔ یہ قرآن کریم ہے۔ اور تمام شیطانی دستبردوں سے محفوظ ہے۔

من رب العالمین۔ اس میں بتایا کہ جیسے خدا تعالیٰ جسمانی پرورش کر رہا ہے ضرور ہے۔ کہ روحانی تربیت کا سامان بھی بھیجے

مدھنون۔ کمزوری سستی۔ ڈھیل یقینی دکھاتے ہو۔

غیر مدینین۔ نہیں رعیت اور محکوم

ان کنتم صادقین۔ اس میں توجہ دلائی۔ کہ ایسے قادر و توانا خدا کے پیغام کو چھوڑ کر اپنے لیئے مصیبت نہ لو۔

سورہ الواقعہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الحدید۔ رکوع ۱۔ پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۷

۱۶۔ جولائی ۱۹۱۱ء

سبح۔ مصدر تسبیح۔ خدا کو تمام نقصوں سے پاک سمجھنا۔ اس کے لیئے تین طرح کے صیغے آئے ہیں (۱) سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا (۲) سبح للہ ما فی السموت والارض (۳) یسبح للہ۔ اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ اب ایسی ہوائیں چل رہی ہیں۔ کہ

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی معہ اللہ مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

۱۹
پارہ انیسواں
سورۃ الفرقان رکوع ۱
(مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء)

لایرجون۔ ڈرتے نہیں۔

لولا انزل علینا الملائکۃ۔ ہمیں کیوں رؤیا نہیں ہوتے۔ ہمیں کیوں الہام نہیں ہوتا۔

وہ زمیندار احمق ہے جو کہے بادشاہ خود آکر میرے گھر میں معاملہ کیوں نہیں لیتا۔ کیونکہ اس کی تو اتنی ہی قدر ہے کہ ایک نمبردار جوتے مار کر اس سے معاملہ وصول کرے۔

ویقولون۔ فرشتے کہیں گے۔

حجراً محجوراً۔ حرام محرم ہے۔

ھباءً منثوراً۔ کوٹھڑی میں جو دھوپ پڑتی ہے اس میں جو ذرے سے نظر آتے ہیں ان کو ہبا کہتے ہیں۔ (۲) غبار (۳) ہوا میں جو دھول اڑتی ہے (۴) پانی جو بہ کے چلا جاتا ہے۔

ویوم تشقق السماء بالغمام۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جنگ میں بادل بھی برسا۔ فرشتے بھی اترے اور مسلمان مظفر و منصور ہوئے اور کفار شکست یاب۔

لم اتخذ فلاناً۔ کئی دوست بڑی ترغیبیں دے کر جہنم کی راہ دکھاتے ہیں ان سے بچو۔

وقال الرسول۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے تنزل کی یہی وجہ خدا کے حضور بیان فرماویں گے۔ کہ اسلامیوں نے عملی طور پر قرآن شریف کو چھوڑ دیا۔ مثلاً قرآن نے ایک قاعدہ بتایا ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم۔ بہت لوگ ہیں۔ جو اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک عورت نے ایک دھیلا دیا۔ میں نے شکر کیا کہ یہی پیسہ خدا کے نام سے دوں۔ تو خدا تعالیٰ ایک دانہ کی کئی بالیاں اور سات سات سو دانے بنانے والا ہے۔ اور اگر اپنے علم کے مطابق دوائی بنالوں۔ تو دس ہزار غریب کے کام آئے۔ اور اس شکر سے بہت نفع اٹھایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شکر کی روح تھی۔ جو کپڑا مل گیا۔ پہن لیا۔ مگر بعض لوگ ہیں کہ وہ خدا کی نعمت پر شکر نہیں کرتے۔ اور پھر ساری عمر دکھ میں رہتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے دس ہزار روپیہ دیا۔ اوس نے کہا کہ اس سے میرا کیا بنتا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کفرِ نعمت ہے۔ واقع میں کچھ نہ بنے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ سب روپیہ برباد ہوگیا۔

مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۱۰ء
(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۲)

وزیراً۔ بوجھ بٹانے والا۔

اصحٰب الرّس۔ میں نے اس کے متعلق بہت تحقیقات کی ہے۔ کوئی کتاب ان کے حالات کی نہیں ملی۔ ہاں قرآن مجید میں تدبر کرنے سے یہ معلوم ہوا۔ کہ اس سے مراد۔ یوسف کو کنوئیں میں ڈالنے والے ہیں۔

ان یتخذونک الا ھزواً۔ بُرا حقیر قرار دیتے ہیں۔

مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء
(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۳)

الم تر الیٰ ربک کیف مد الظل۔ کیا تم نے نہیں دیکھا اپنے رب کا ایک عجیب نظارہ اس نے وہ سایہ بنایا ہے۔ جو صبح صادق سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اختیار تھا کہ وہ سایہ اپنے رنگ ہی میں ٹھہر جاتا سورج کو دلیل بنایا کہ وہ سایہ سورج کے سامنے آگے آگے ہی سمٹتا چلا جاتا ہے۔

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتوں۔ چھ مختلف مراتب طے کراکے۔

وما الرحمٰن۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسے خاص موقعہ پر رحمٰن نہیں بولا کرتے ملاں یہ بیانی یہ تمام قومیں صفت رحمانیت کی منکر ہیں۔ اسی واسطے کفارہ اور تناسخ کے قائل ہوئے۔

مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء
(پارہ ۱۹۔ سورہ الفرقان رکوع ۴)

بروجاً۔ روشن ستارے۔

سراجاً۔ سورج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر فرمایا ہے۔

خلفۃ۔ ایک وقت میں ایک چیز رہ جاوے دوسرے وقت میں پوری کرے۔ اسمیں سمجھایا ہے۔ کہ تم زمین کے روشن ستارے ہو۔ اگر کوئی وقت غفلت کا گزرا ہے تو اب اسکی تلافی کرلو۔

ھوناً۔ بڑی سکینت و آرام کے ساتھ۔ وقار سے زندگی بسر کرو۔ عباد الرحمٰن متکبر۔ متجبر۔ فساد میں کوشش کرنیوالے۔ عصیان میں منہمک نہیں ہوتے۔

قالوا سلماً۔ جب جاہل مخاطب کریں۔ تو سلامتی کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

یبیتون لربھم سجداً وقیاماً۔ مومن رات عبادت کے کام کرتا ہے۔ انگریزی پڑھنے والوں کی عادت چھوڑ دو کہ دو بجے سوئے۔ اور ۸ بجے اٹھے۔

غراماً۔ سخت لازم۔ ۵

ان یعاقب یکن غراماً۔

کسی کو اگر سزا دیتا ہے۔ تو عذاب لازم و سخت ہوتا ہے۔ غرام عشق و محبت کو بھی بولتے ہیں۔ جو چیز مضبوطی سے کسی کے پیچھے پڑ جاوے وہ غرام ہے۔

لم یسرفوا۔ خطا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

قواماً۔ معتدل۔

لایزنون۔ زنا۔ اپنی شہوت کو ناجائز طور پر خرچ کرنا۔

اثاماً۔ دوزخ کا ایک مرتبہ۔ عذاب۔

یضٰعف۔ بڑھ چڑھ کر۔ یخلد فیہ۔ مدتہائے دراز رہیگا۔

لایشہدون الزور۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کبھی موجود نہیں ہوتے۔ وہ جھوٹے کلمات میں نہ غور کرتے ہیں۔

یہاں سورۂ الفرقان کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۂ الشعراء رکوع ۵
پارہ ۱۹

۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

المبین۔ کھول کے سنانے والی۔

الا یکونوا مومنین۔ کیا تو ہلکان کر دیگا۔ اپنی جان کہ یہ تجھ پر اس شرم سے ایمان نہیں لاتے

محدث۔ نئے پیرائے والا۔ بات تو وہی ہوتی ہے۔

یستھزءون۔ جسے خفیف گردانتے تھے۔

یکم جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء رکوع ۶)

نادیٰ۔ آواز دی۔

القوم الظلمین۔ قوم فرعون اس کا بیان کیا ہے۔

رب انی اخاف۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسے کو خود اپنے طور پر کوئی خواہش نہ تھی۔ کہ میں نبی بنوں۔ جسقدر لوگ خواہشوں کے گرویدہ ہیں۔ وہ اکثر ناکام رہتے ہیں۔ فضل انہی پر ہوتا ہے۔ جو خود خواہش نہیں کرتے۔ خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں ایک اور نکتہ قابل یادداشت ہے۔ کہ دعا قرآن میں یا تو رب سے شروع ہوتی ہے یا اللھم سے

ولھم علی ذنب۔ یعنے اے مولا تیرا تو مجرم نہیں۔ مگر ان کے زعم میں ان کا ایک گناہ میرے ذمے ہے۔

فاذھبا۔ اس کے معنے ہیں جاؤ جاؤ۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے صرف موسیٰ ہی نے جا کر کلام کیا۔

التی فعلت۔ ایک شاہی خاندان کے آدمی کی موت کیطرف اشارہ ہے۔

وانا من الضالین۔ فرمایا بیشک میں نے ایسا کیا اور میں محبت کرنیوالا ہوں یعنے جیسے تم کو حب قومی ہے۔ مجھ بھی ہے۔ مجھ بھی اپنی قوم کو تکلیف میں دیکھا نہیں جاتا۔

وتلک نعمۃ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام شرم دلاتے ہیں کہ واقعی بڑا تم نے احسان کیا ہے کہ ساری قوم کو غلام بنا رکھا ہے۔ اور ایک آدمی کو پرورش کیا تو بادشاہ ہو کر اس کا احسان جتاتے ہو۔ یہ معنے مجھے پسند نہیں کہ حضرت موسے نے اس احسان کا اقرار کر لیا۔ فرعون اس کا جواب نہیں دے سکا۔ اس نے اور بات شروع کر دی۔ اور پھر کبھی یہ احسان نہیں جتایا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ نے شرم دلائی۔

قال لمن حولہ۔ ایک گروہ ہے۔ جو خدا کو صرف علت العلل سمجھتا ہے اور اسے موصوف قرار نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ فرعون حضرت موسے کے رب السموات والارض پر ہنسی اڑاتا ہے۔ مگر حضرت موسے اپنی بات پر قائم رہے۔ اور ربکم ورب آبائکم پھر رب المشرق والمغرب فرما کر اس کے افعال قدرت کا ذکر کیا۔

الھا غیری۔ مشرک قومیں بادشاہ کو بھی معبود قرار دیتی ہیں۔

مورخہ ۳ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء رکوع ۷)

فالقی عصاہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتایا کہ خدا نے میرے عصا میں طاقت رکھی ہے۔ کہ وہ تیرے ہاتھ میں سانپ ہو جاوے گا۔

بیضاء للنظرین۔ اور میرے ہاتھ میں ایسی روشن تعلیم ہے کہ وہ ظلمات کو دور کر دیگی

لسحر علیم۔ باریک در باریک علوم کا ماہر۔ چالاک شخص۔

فماذا تأمرون۔ اپنے ماتحتوں سے اس طرز کا کلام شرافت ہے۔

لمن المقربین۔ یعنی اپنا مصاحب بنالونگا۔

من خلاف ۔ ـــــــ خلاف ورزی کے سبب۔

لاصلبنکم۔ صلیب پر چڑھاؤں گا تاکہ عام طور پر تشہیر ہو جاوے۔

قالوا لاضیر۔ دیکھو ایمانی قوت یا تو وہی ساحر ائن لنا لاجراً اور بعزۃ فرعون کہہ رہے تھے یا اب فرعون کی دھمکی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

مورخہ ۴ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورۂ الشعراء رکوع ۸)

انبیاء کا بھروسہ اپنے جتھے پر نہیں ہوتا۔ حضرت موسے علیہ السلام کا واقعہ اس بات کا شاہد ہے کہ آپ فرعون ایسے عظیم الشان بادشاہ کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہوئے۔

انکم متبعون۔ یہ نبی کریم ؐ کو سنایا ہے کہ آپ بھی اور آپ کے ساتھ والے مکے سے چل دو۔ تمہارا بھی پیچھا کیا جاوے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دشمنوں نے پیچھا کیا۔ مگر ان کا حشر فرعون کی مانند ہوا۔ راستبازوں کی عداوت کبھی نیک نتیجہ نہیں لاتی۔ یہاں تک کہ ان کی اولاد میں بھی نیک نتیجہ نہیں نکلتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یخاف عقبٰہا۔

شرذمہ۔ جماعت۔

قلیلون۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خرجوا من دیارھم وھم الوف کئی ہزار تھے

حٰذرون۔ جوکس باساز و سامان

واورثنٰہا بنی اسرائیل۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ ع نے اپنی جماعت کو جب ایک علاقہ میں فتح کے لئے جانے کو کہا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اذھب انت وربک فقاتلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت رنج ہوا تو دعا کی۔ فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین۔ جسکی وجہ سے چالیس سال جنگل میں سرگردان رہے۔ پھر تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ بنی اسرائیل مصر کے مالک ہوئے۔ پس مراد یہ ہے۔ کہ مالک مصر کی مثل دیئے گئے۔ گویا ضمیر مثل کی طرف پھیری گئی۔ جیسے اخذت درہمًا ونصفہ۔ میں نے ڈیڑھ درہم لیا۔ حالانکہ وہ نصف اسی درہم کا نہیں۔ بلکہ دوسرے درہم کا نصف ہے۔ جو اس پہلے کی مثل ہو

ترآء الجمعٰن۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ رویت اور چیز ہے اور ادراک اور (انا لمدرکون)

سیھدین۔ میرا رب مجھے کوئی راہ مخلصی کی بتا دے گا۔ یہاں ایک صوفیانہ نکتہ ہے کہ ابوبکر رضؓ صدیق نے بھی جب غار میں انا لمدرکون کہا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان معنا ربنا۔ اور حضرت موسیٰ ان معی کہتے ہیں۔

اضرب بعصاک البحر۔ ایک مقام پر اضرب بعصاک الحجر کی وحی ہوئی۔ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں اپنے عصاء کو بحر یا حجر پر مارو۔ اور ایک ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ اپنی جماعت کو سمندر میں سے لے چل۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا فاضرب لھم طریقًا فی البحر یبسا۔ ان کے لئے ایک خشک راستہ پڑا ہے۔ وہاں سے نکال لے جاؤ۔

فانفلق۔ یعنی وہاں دریا پھٹا پڑا ہے۔ خشک ہو چکا تھا۔

۵۔ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹۔ سورۃ الشعراء رکوع ۹)

ابراہیم علیہم السلام کی اولاد دو بیویوں سے تھی۔ ایک بیوی معہ اولاد عرب میں مقیم ہوئی۔ چونکہ وہ مورث اعلےٰ تھے اس لئے ان کا واقعہ اہل عرب کو خصوصیت سے سنایا جاتا ہے۔

لابیہ۔ اپنے ایک بزرگ کو* معلوم ہوتا ہے۔ کہ والد اور تھا چچا آپ کے ساتھ آذر آیا ہے۔ دوم بڑھاپے میں والد کے لئے دعا کی سا اور آپ کے لئے دعا سے منع کئے گئے۔ چنانچہ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا نام تارا تھا۔

وجدنا آباءنا۔ تعجب ہے کہ لوگ دنیا کے معاملات میں تو جدت پسند ہیں۔ مگر دین کے بارے میں وجدنا آباءنا کہہ دیتے ہیں۔ کیا لوگ ریلوں اور سٹیمروں پر سوار نہیں ہوتے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا نہیں ہوئے۔ یہ محض حیلہ سازیاں ہیں۔ جو مشرکین اللہ کی عبادت نہ کرنے کے لئے کرتے تھے۔

فانہم عدو لی۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اعلان کر دیا۔ کہ یہ بُت میرے دشمن ہیں۔ اگر ضرر پہونچا سکتے ہیں۔ تو سب سے پہلے پہونچائیں گے۔ مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا

فھو یھدین۔ جب ہم ایک انسان کی رضامندی کی راہ دریافت نہیں کر سکتے تو اس وراء الورار ذات کی رضامندی کی راہ سوا کسی کے بتلانے کے کس طرح معلوم کر سکتے ہیں۔

واذا مرضت۔ ایک عجیب نکتہ ہے۔ کہ مرض کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یمرضنی نہیں فرمایا۔ کیونکہ دکھ خدا کی طرف سے کبھی نہیں آتا۔ جب تک انسان کوئی کمزوری نہ کمالے

حکمًا۔ وہ مضبوط راہ جس کی خلاف ورزی پھر نہ ہو سکے۔

بر ہوا زم والے اپنے لئے ایک بات اختیار کرتے ہیں۔ تجربہ سے مفید ثابت نہیں ہوتی۔ تو وہ چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا کی باتیں ایسی نہیں ہوتیں۔

لسان صدق۔ بڑے بڑے علوم پھیلیں گے۔ ترقیاں ہوں گی۔ الٰہی میری زبان ایسی پختہ ہو۔ کہ اس کے خلاف کبھی کچھ ثابت نہ ہو۔

المجرمون۔ خدا سے قطع تعلق کرنیوالے۔

مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۱۰ء

پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء۔ رکوع ۱۰۔۱۱۔۱۲

حضرت نوح علیہ السلام کا ملک دجلہ فرات میں تھا۔ وہاں کے رہنے والے بڑے عیش میں تھے۔ جیسے کہ آجکل یوروپ و امریکہ کا حال ہے ان کی دولتمندی کا یہ حال ہے کہ سنکھ و رسنکھ تک کوئی چیز نہیں اور عرب میں تو بس ۱۔۱۰۔۱۰۰۔۱۰۰۰ تک ہے۔ حضرت مسیح ع نے کہا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا آسان ہے۔ پر دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اسیواسطے انبیاء کے متبعین غریب لوگ ہوتے ہیں۔ اور نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح ع کو بھی کہا۔ واتبعک الارذلون۔

بما کانوا یعملون۔ حضرت نوح ع سمجھاتے ہیں۔ کہ ان غریبوں نے کوئی ایسا عمل کیا جس سے ان کو نبی کی متابعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور تم نے کوئی ایسا عمل کیا۔ جس کی وجہ سے خدا نے تمہیں یہ توفیق نہ بخشی۔ اور تم منکران رسالت ہوئے۔

انسان کا سلسلہ اعمال چلتا ہے۔ اور اس سلسلہ کے مطابق اعمال کا پھل انسان کو ملتا ہے۔ خشت اول چون نہد معمار کج ٭ تا ثریا مے رسد دیوار کج

اسی واسطے یہ دعا ہر خطبہ جمعہ میں پڑھی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّاٰت اعمالنا۔ کہ ہمیں اعمال کے بد نتائج سے محفوظ رکھ۔

ربّ انّ قومی - یہ لنکونن من المرجومین کے مقابلہ مین انبیاء کا مقضیا ہے۔

واطیعون - جولوگ نبیون کی اطاعت کے منکر ہین وہ غور کرین - یہان تو رسُول بینے کتاب اتند نہین ہوسکتا۔

اتبنون - وہ قوم اسٹیجواور عالی شان مکان بنانی تھی۔

ریع - شرف (اونچی جگہ) طریق (رستے) منظر - (عمدہ نظارے کی جگہ)

مصانع - جمع مصنع جس کے معنے کلین اعلے کوٹھیان۔

خلق الاوّلین - اولڈ فشین باتین ہین۔

تنحتون من الجبال بیوتا - پہاڑون پر کوٹھیان بناتے ہو۔

انت من المسحّرین - یعنی تو بھی کھانے پینے کا محتاج ہے۔ (۲) تم پر کوئی جادو کرگیا (۳) تو جادو دیا گیا ہے۔ تقریر لطیف کرتا ہے۔

مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورہ الشعراء - رکوع ۱۲-۱۴)

چار چیزین بڑی نقصان دہ ہین (۱) غضب جس سے بولتے وقت ہوش حواس باطل ہوجاتے ہین اس کے پانچ علاج ہین (۱) چلتا ہوا ٹھہر جاوے - ٹھہرا ہوا بیٹھ جاوے (۳) بیٹھا ہوا لیٹ جاوے (۴) لاحول پڑھے (۵) بائین طرف تھوک دیوے - ٹھنڈا پانی پی لے۔

(۲) شہوت - النساء حبائل الشیطان - شہوت نے بہت سی مخلوق کو ہاویہ مین ڈالا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - من یضمن لی ما بین لحییتیه وما بین رجلیه اضمن له الجنة

وہ چیز جو دو جبڑون کے درمیان ہے۔ اور وہ جو رانون کے درمیان ہے اگر تم ان پر قابو پالو - تو مین تمہارے جنت کا ذمہ وار ہوتا ہون۔

جولوگ شہوت کا خیال رکھتے ہین وہ جریان مین مبتلا ہو جاتے ہین - نظر حافظہ دل کا حوصلہ - تمام طاقتین کمزور ہو جاتی ہین - یہ شہوانی نظر کا نقصان ہے - جو اس سے آگے بڑھے - وہ سوزاک - آتشک مین گرفتار ہوتے ہین۔

۳ - حرص وطمع دنیوی - اس مین نہ حلال کو دیکھنے نہ حرام کو - نہ دیانت نہ امانت اپنے لئے سب کچھ حلال دوسرے کو اس کا حق دینا بھی بار خاطر۔

۴ - کسل وکاہلی - مسلمانون مین یہ مرض آج کل بہت ہی بڑھا ہوا ہے - نمازین ابن حزم کا مذہب یہ ہے - کہ دعا اللّٰھُمّ انی اعوذبك من العجز والکسل کو فرض سمجھتے ہین۔

عجز کے معنے ہین اسباب کا جمع نہ ہونا - کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا

۵ - فرحوا بما عندہم من العلم - دوسرے کی تحقیر اور اپنے تئین بہت کچھ سمجھنا - اور اپنے علم پر نازان ہونا۔

ان رکوعون مین انہی باتون کا ذکر ہے۔

لنکونن من المخرجین - جب ناصح نے بے جا شہوت سے روکا - تو غضب مین آئے یہ دوسرا جرم ہے۔

اصحب الایکة - ایک ندی کو کہتے ہین - جو بنی ہو - بن ہی ترجمہ کیا ہو۔

اوفوا الکیل - یہ حرص وطمع دنیوی کے چھوڑنے کا وعظ ہے۔

مورخہ ۸ جون سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۱۹ - سورہ الشعراء رکوع ۱۵)

عربی مبین - کھول کھول کر سنانے والی۔

لفی زبر الاولین - دیکھو یسعیاہ کے باب ۴۰ و ۵ کو۔

عن السمع لمعزولون - قرآن ایسی کتاب ہے کہ شریر اس کے سننے کی بھی برداشت نہین کرسکتا - چہ جائے کہ دوسرون کو اس کی تعلیم دے۔

وانذر عشیرتك الاقربین - مومن پر لازم ہے - کہ پہلے اپنی اصلاح کرے پھر اقربا کو سمجھائے - اور ان کو سمجھانا تلوار کی دھار پر چلنا ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقربا کو خوب سمجھایا - پہلے دعوت کی - دعوت نہ ملا - تو پھر دعوت کی - اور انھین وعظ کیا - پھر جو کسر رہی - تو پہاڑ پر چڑھ کر سب کو نام بنام پکارا - یہان تک کہ صبح سے لیکر عصر کی نماز کا وقت آگیا - عصر کے بعد کہا - کہ اگر ہم کہدین کہ مکہ پر دشمن کا لشکر چڑھائی کرنے والا ہے۔

تو تم میری بات کا یقین کرو - یا نہین اونھون نے کہا کیون نہین کہ آپ صادق ہین اس پر آپ نے کہا انا النذیر العریان - میز ڈرانے والا ہون - دیکھو تم پر عذاب الٰہی آنے والا ہے - اپنی عاقبت کی فکر کرو - اور اپنے تئین شیطانی اعمال سے بچالو۔

مین بھی عصر کے بعد تمھین نصیحت کرتا ہون - کہ اپنے تئین بے جا غضب شہوت - کسل وکاہلی - حرص وطمع سے بچالو - اسوقت صحابہؓ کی طرح تمہین موت کا سامنا نہین - بلکہ دین کی خدمت آسان ہے - تم قسلم چلاؤ - تقریر کرو - مگر خدا کی رضامندی کے لئے۔

والشعراء - وہ تُک بند جو بہادری - مروت - تواضع رحم کی تعریفین کرتے ہین - مگر خود اپنے اندر وہ باتین پیدا نہین کرتے - اور جس کی مذمت کرتے ہین - اس سے خود بچتے نہین۔

ما ظلموا - اسوقت ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے کہ اللہ پر اس کے رسول پاک پر اس کی مطہر بیبیون پر خطرناک حملے ہوتے ہین - اوّل عیسائیون کیطرف سے پھر برہمون کی طرف سے - پھر آریون کیطرف سے ان کی تردید کیجائے

یہان سورہ الشعراء کے نوٹ ختم ہوئے

یہاں بدھ کی تعلیم ختم ہوتی ہے اب بدھ وہ ثمرات بیان کرتے ہیں۔ جو اس کی تعلیم پر چلنے والے کو مل سکتے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین	جو شخص ان ۴۸ بابرکت اصول پر کاربند ہوگا۔ اس پر کوئی شخص غالب آسکیگا اور وہ ہر حال میں خوش رہیگا

بدھ کہتا ہے کہ جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ اس پر دو انعام ہونگے۔ پہلا انعام تو یہ ہوگا کہ اس پر کوئی شخص غالب نہ آسکیگا لیکن میں بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ بدھ نے تعلیم تو لمبی چوڑی بیان کی لیکن اپنے پیرو کے لئے کوئی تسلی آمیز اعلےٰ ثمرہ بیان نہیں کیا۔ اس لئے کہ کسی سے مغلوب نہ ہونا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ پہلے زمانہ میں عرب کی بھی یہی حالت تھی۔ کہ نہ وہ کسی سے مغلوب ہوتے تھے۔ اور نہ وہ کسی پر غالب تھے۔ پھر اب باغستان کو دیکھو کہ نہ وہ ملک کسی سے مغلوب ہے اور نہ ہی کسی پر غالب۔ تو کیا کوئی عقلمند باغستانی لوگوں کو صاحب نصیب سمجھیگا یا خواہش کرے گا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں۔ غرض بدھ نے اپنے پیرو کو کوئی عمدہ نتیجہ نہیں دیا ہے قرآن شریف بڑے زور سے للکار کر کہتا ہے۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلون انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون۔ یعنے میں تمام لوگوں کو پکار کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ بات اپنی جان پر فرض کر دی ہے۔ کہ میں ہمیشہ اپنے پیروؤں کی مدد کرونگا۔ اور میرے پیرو ہمیشہ دوسروں پر غالب رہیں گے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ (۱) اولٰئک ہم المفلحون یعنے میرے تابع ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے۔ (۲) لاغلبن انا ورسلی۔ (۳) ان الارض یرثہا عبادی الصالحون (۵) لہم مغفرۃ ورزق کریم۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے صرف یہ بات کی ہے کہ اس کے پیرو مغلوب نہ ہوں گے یہ نہیں بیان کیا کہ خصوصیت صرف میرے پیروؤں کے لئے ہے لیکن فرماتا ہے۔ انہم لہم المنصورون۔ یعنے صرف میرے تابع ہی مدد دیے جاوینگے اور ان کے مقابلہ میں کسی کی ذرہ بھر بھی مدد نہیں ہوگی وجندنا لہم الغالبون۔ اور میرے پیرو ہی غالب رہیں گے۔ ان کے مقابلہ میں کوئی شخص غالب نہیں ہوگا۔ واولٰئک ہم المفلحون یعنے میرے پیرو ہی فتح کا منہ دیکھیں گے۔ بدھ نے ایک اور بات بیان نہیں کی کہ اس کے پیروؤں کے دشمنوں سے کیا برتاؤ ہوگا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ یعنے دنیا کے پردہ پر جو شخص میرے پیروؤں کا دشمن ہوگا۔ وہ کسی میدان میں بھی فتح نہیں حاصل کرے گا۔ بلکہ ہر میدان میں پیٹھ دکھا کر بھاگتا نظر آئے گا۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے کہ اس نے نعمتوں کی تفصیل نہیں کی۔ صرف یہی کہہ دیا کہ تجھ پر کوئی غالب نہیں آویگا۔ لیکن دنیا میں ہزاروں انعام ہیں۔ صرف مغلوب نہ ہونا ہی ایک انعام باقی نہیں رہ گیا۔ لیکن قرآن شریف انعاموں کی دو قسمیں بیان فرماتا ہے۔ اول جسمانی۔ دوم روحانی چنانچہ فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض ولیمکنن لہم دینہم ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ یعنے جو میری تعلیم کے پیرو ہونگے۔ میں ان کو زمین کا بادشاہ بناؤں گا۔ ان کے خوف کو دور کردوں گا۔ ان کی سلطنت میں امن ہوگا۔ پھر فرماتا ہے زادہ اللہ بسطۃ فی العلم والجسم۔ یعنے جو شخص میرے مقرر کردہ قوانین پر چلے گا۔ وہ جسم و روح دونوں میں زبردست ہوگا۔ پھر فرماتا ہے۔ ولہم ازواج مطہرۃ یعنی ان کو عمدہ بیویاں ملیں گی دنیا ہی میں۔ پھر فرماتا ہے۔ وکذالک مکنا لیوسف فی الارض ولانضیع اجر المحسنین ولاجر الاخرۃ للذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ یعنے میرے تابع دنیا میں یوسف کیطرح معزز رہیں گے اور ان کو کوئی ضائع نہ کرسکیگا نہ ہی انکی محنت ضائع کی جاویگی۔ پھر فرماتا ہے وجیہا فی الدنیا۔ یعنی میرے نیک بندے دنیا میں بڑے بڑے معزز ہوں گے۔ پھر فرماتا ہے۔ للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ یعنی میرے مومن بندے کبھی ذلیل نہ ہوں گے پھر فرماتا ہے۔ فی عیشۃ راضیۃ یعنے میرے نیک بندے دنیا میں بھی عمدہ اور آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ پھر فرماتا ہے لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ یعنی جو میرا تابع ہوگا اس کو دنیا میں کوئی تکلیف نہیں پہونچا سکیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا۔ یعنی جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ اس کے لئے دنیا کے ہر قسم کے آرام و آسائشیں مہیا کی جاویں گی۔ مال و دولت سے وہ متمتع کیا جاوے گا۔ اولاد اور ازواج مطہرات اسے ملیں گی موسموں کے مطابق اس پر بارشیں ہونگیں۔ باغ اور نہریں اسی کے قبضہ میں ہونگی۔ پھر فرماتا ہے۔ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا۔ یعنے نیک بندے اعلیٰ اعلیٰ چارپاؤں کے مالک ہونگے۔ پھر وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ یعنی نیک لوگوں کی اولاد بڑے پھلے پھولیگی۔ اور ان کو دنیا میں اپنی اولاد کا سکھ دیکھنا نصیب ہوگا۔ پھر روحانی انعامات بیان فرماتا ہے۔ واتقوا اللہ یعلمکم اللہ۔ یعنی میری تابعداری کا پہلا روحانی فائدہ تو یہ ہوگا۔ کہ میرے تابع جاہل نہیں رہیں گے۔ بلکہ علوم سے بہرہ ور ہو جاویں گے۔ پھر فرمایا ہے۔ لوکنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحٰب السعیر یعنے میرے تابع میری تعلیم پر چل کر بے عقل نہیں رہیں گے بلکہ ان کو عقل خداداد بخشی جاوے گی۔ پھر فرماتا ہے۔ ان فی ذلک لاٰیات لقوم یتفکرون۔ یعنے ایمانداروں کو عقل سے کام لینا سکھایا جاوے گا۔ پھر فرماتا ہے۔ فیہ رجال ان یتطہروا۔ یعنی میری تعلیم پر چلکر میرے متبعین گندگی کو ناپسند کریں گے اور ان کی طبیعتیں صفائی کیطرف مائل رہینگی۔ پھر فرماتا ہے۔ ھو الذی الف بین قلوبکم یعنی میری شریعت پر چلکر پاک محبت آپس میں تم کو حاصل ہوگی اور محبت بھی ایسی محبت کہ دنیا کے تمام اموال و متاع خرچنے سے بھی کسی طرح میسر نہیں آسکتی۔ پھر فرماتا ہے۔ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت۔ یعنی اے مسلمانو! اگر میری تعلیم پر چلوگے۔ تو تمہاری سب گندی عادتیں چھوٹ جاوینگی۔ پھر فرماتا ہے ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یعنے اسلامی تعلیم تمام فحش اور مخرب اخلاق اور ناپسندیدہ باتوں سے پاک و صاف کر دیتی ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ اولٰئک ہم المتقون۔ یعنے میری تعلیم پر چلکر تو سب بدیوں سے پاک صاف ہو جاوے گا اور تمام عمدہ اخلاق سے اور عمدہ عادات سے متمتع کیا جاویگا۔ پھر فرماتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم والضالین۔ یعنے جو میری تعلیم پر چلیگا اس پر جس قدر انعام دنیا میں روحانی و جسمانی ہو سکتے ہیں۔ وہ سب کئے جاوینگے۔ پھر فرماتا ہے۔ انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ یعنے میری تعلیم پر چلنے والے لوگوں پر چار انعام ہونگے۔ کچھ ان میں سے نبی ہونگے۔ کچھ لوگوں کو صدیقیت کا مرتبہ ہوگا۔ اور کچھ شہداء کا مرتبہ پائیں گے اور باقی صلحاء میں سے ہونگے۔ غرض قرآن شریف اپنی تعلیم پر چلنے والے کو تمام ان انعامات کی جو دنیا میں کسی صورت میں بھی ممکن ہیں۔ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی ہوں۔ بشارت دیتا ہے۔

پھر بدھ کہتا ہے۔ کہ جو شخص میری تعلیم پر چلیگا۔ وہ ہر حالت میں خوش رہے گا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ

الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی میرا تابع علاوہ تنگی اور کشائش دونوں حالتوں میں خوش رہنے کے اس خوشی کا زبان اور افعال سے بھی اظہار کرے گا اور صرف خوشی ہی ظاہر نہیں کرے گا بلکہ اس خوشی کا شکریہ بھی ادا کرے گا اور کہیگا کہ سب تعریفیں تجھی کو سزاوار ہیں۔ اے جہانوں کے پالنے والے۔ پھر قرآن شریف ترقی دے کر ایک اور انعام بیان فرماتا ہے۔

راضیۃ مرضیۃ۔ یعنی صرف میرا تابع ہی مجھ سے خوش نہیں ہوگا۔ میں بھی اس سے خوش رہونگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ اس نے صرف یہی بات بیان کی۔ کہ اس کا تابع ہر حالت میں خوش رہے گا۔ یعنے تنگی اور کشائش دونوں میں خوش رہیگا لیکن یہ انعام اعلےٰ نہیں اس لئے کہ کوئی شخص تکلیف میں رہ کر خواہ خوش رہے۔ تب بھی یہ ادنیٰ ہے۔ کیونکہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک طاقتور ہستی اپنے سچے مطیع کو تنگی کی حالت میں تکلیف اٹھاتا دیکھے۔ اور پھر اس کو اس تکلیف سے نجات نہ دے۔ کیونکہ اس میں سب طاقت ہے۔ ان قرآن شریف اپنے سچے متبعین کے متعلق فرماتا ہے۔ کذلک نجزی المحسنین یعنے میں اپنے تابعوں کو گو وہ تنگی کی حالت میں بھی مجھ سے راضی اور خوش ہیں۔ اس رضا کا ایسا صلہ دونگا۔ کہ پھر وہ کبھی تنگی کا منہ نہ دیکھیں گے اور وہ ہمیشہ اور ہر حالت میں آرام و راحت سے زندگی بسر کریں گے۔ اور ہمیشہ خوشی و خورمی میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس دنیا میں رہیں گے۔ اور کوئی رنج انہیں نہ پہونچیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ بیان نہیں کی۔ کہ کیوں اس کا تابع ہر حالت میں خوش رہے گا۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ یعنے میرے متبع ہر حالت میں اس وجہ سے خوش ہیں کہ ان کا خدا ان سے راضی ہے۔ سو وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جب وہ قادر مطلق حکیم۔ علیم۔ محسن ان سے راضی ہے۔ تو پھر ان دنیوی تکلیفات سے گھبراہٹ کی کیا وجہ۔ پھر فرماتا ہے۔ یبتغون مرضات اللہ۔ یعنے اسلامی شریعت کے ماننے والے اس لئے ہر حالت میں خوش ہیں۔ کہ وہ رضاء الٰہی کے خواہشمند ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے مولیٰ کی مرضی یہ ہے۔ کہ وہ اس کی کسی مصلحت سے اس دنیا میں تکلیفات اٹھادیں۔ تو وہ ان تکلیفات پر راضی اور خوش ہو جاتے ہیں۔

پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے بالکل بیان نہیں کیا۔ کہ آیا اس کے متبع کو مرنے کے بعد بھی کوئی آرام ملیگا۔ حالانکہ اس چندروزہ زندگی میں آرام حاصل کر کے اور پھر مر کر کوئی آرام نہ پانا سخت ناکامی اور خسران مبین ہے بلکہ اگر کوئی شخص ایک کروڑ برس زندہ رہ کر پھر فنا ہو جاوے تو اس زندگی کا کیا مزا۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔

اصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین فی سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب و فاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ و لا ممنوعۃ و فرش مرفوعۃ (۲) جنات یدخلونھا تجری من تحتھا الانھار لھم فیھا ما یشاؤن۔ (۳) لھم ما یشاؤن فیھا و لدینا مزید۔ (۴) خالدین فیھا ابدا رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ۔ امید ہے اس قدر کافی ہوگا۔ والسلام۔

ضرورت زمانہ

یہ وہ مفید اور زبردست کتاب ہے جس میں عیسائیوں آریوں کے یک صد ذیق اور اہم اعتراضات اور اسلام کو نمبروار توڑا گیا ہے اور اسلامی عقائد کے ضروری مسائل کو نہایت سلیس و عام فہم اردو عبارت میں نقل کیا ہے اور جس قدر شبہات مذہب کے متعلق سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے دلوں میں پیدا ہوئے سب پر نظر ڈالی ہے۔ لٹریچر متین و مہذب ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ؍۔ دفتر بدر قادیان سے مل سکتی ہے۔

رسید زر

یکم جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۱۰۸۶۔ نیاز حسین صاحب ۶ ؍
۲ ؍ جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۳۷۶۔ حافظ غلام احمد صاحب للعہ
۳ تا ۱۰ ؍ جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۲۳۳۳۔ نواب خان صاحب عہ
- ۲۵۴۵۔ محمد شفیع صاحب للعہ
- ۱۴۹۰۔ جعفر خان صاحب ۶ ؍
۱۲ ؍ جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۱۸۸۶۔ نور اللہ صاحب ۶ ؍
۱۵ ؍ جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۲۱۴۔ محمد الٰہی صاحب للعہ
- ۲۵۵۱۔ محمد شریف صاحب ۰۷ ؍
۱۶ ؍ جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۱۹۸۔ ملک حسن محمد صاحب ۶ ؍
- ۴۳۵۔ گلاب الدین صاحب للعہ
۱۷۔ ۱۸ ؍ جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۲۳۸۴۔ سلطان علی صاحب ۱۲ ؍
۲۱ ؍ جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۱۲۰۴۔ نظام الدین صاحب للعہ
۲۴ تا ۳۰ ؍ جون سنہ ۱۹۱۱ء
- ۶۹۶۔ مرزا عباس علی صاحب ؍
- ۲۵۴۷۔ احمد علی صاحب للعہ
- ۲۴۳۶۔ عبداللہ صاحب عہ
- ۲۱۸۳۔ کرم الٰہی صاحب ۶ ؍
- ۲۴۷۲۔ رسول بیگ صاحب ۶ ؍

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی کافور چھبیس برس کے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اول دوا ہے گرمی کے درست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور تلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۵ ؍ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ؍

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ ہی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح ولائت کے نامی دوا فروش سے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بد ہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ ؍ محصولڈاک ۵ ؍ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز

الصاحبان آپ پر روشن ہو کہ کثرت سے ایک اشتہار اخبار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا اور فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس ۱ ؍ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ سبھی چونہ صرف ۱۵ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱ ؍ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف لکھیں جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دیجاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کر کے بدون اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روا اقرار کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر۔ غلام محی الدین اقبال (احمدی) موضع جھنڈ والی سب آفس کھوڈیلا (تحصیل و ضلع لاہور)

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ دہلی کشمیری لوئی و منگ ڈبل و کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعائت از کمیشن مجھ سے طلب کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔ المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی (بازار کلاں۔ راولپنڈی)

دنیا میں ہر قسم کے انعامات کا مورد بن جاویگا۔ اور دین و دنیا میں تو ناکامیوں سے بچ جاویگا۔ اور نہ دین کے معاملات میں تجھے گمراہی حاصل ہوگی اور نہ ہی دنیا کے معاملات میں تو ناکام رہے گا۔ اور علامت بھی بیان فرمادی کہ دن بدن انعام ہونے لگ جاوینگے

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم	حصول نروان پر مضبوطی سے نظر جمائے رکھ

بُدھ کہتا ہے کہ تو نجات کے حصول پر نظر جمائے رکھ۔ لیکن نہ تو بدھ نے یہ بیان کیا کہ نجات کس طرح میسر آسکتی ہے اور نہ ہی خود آدمی اپنی عقل سے دریافت کرسکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم - یعنے اے ایماندارو اتم نجات کے حصول کے طریقے خود اپنی عقل سے دریافت نہیں کرسکتے۔ اس لئے میں خود تم کو بتاتا ہوں۔ وہ طریقے یہ ہیں۔ کہ تم ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرو تب تم خدا کے عذاب سے نجات پاجاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے۔ وابتغوا من رحمتك - یعنے نجات کے حصول کا یہ بھی طریقہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ سے اس کا رحم طلب کر تارہ۔ پھر فرماتا ہے۔ ننجي المحسنين۔ یعنی نجات حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے۔ کہ دوسروں کے ساتھ احسان کرے۔ تاکہ اس کے بدلے میں تجھ پر احسان کیا جاوے۔

پھر بدھ نے یقینی طور پر کسی کو بشارت نہیں دی کہ تو فلاں کام کرکے نجات پاجاوے گا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ حقاً علينا ننجي المؤمنين۔ یعنی جو شخص ایمان لاویگا اس کو نجات دینا ہم نے فرض کرلیا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم ننجي الذين اتقوا۔ یعنے جو شخص تقوےٰ اختیار کرے گا وہ نجات پانیوالوں میں سے ہے۔ پھر بدھ نے صرف نجات کے متعلق ہی بیان کیا ہے کہ عذاب سے نجات ہوگی۔ لیکن یہ ادنےٰ درجہ ہے کیونکہ عذاب سے بچنا ابتدائی درجہ ہے۔ ایک شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے جو نہ عذاب میں گرفتار ہو اور نہ آرام و راحت میں رہے۔ ہاں قرآن کریم فرماتا ہے۔ ويدخلكم جنت تجري من تحتها الانهار ومساكن طيبة في جنات عدن۔ ذالك هو الفوز العظيم یعنے اگر تو ایماندار ہوگا۔ تو تجھ کو علاوہ عذاب سے نجات دینے کے ہم اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات میں رکھیں گے۔ جہاں پاکیزہ تعلقات ہونگے۔ اور ہر قسم کے انعام و افضال ہونگے۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر اسلام فرماتا ہے۔ کہ اپنی تعلیم پر چلنے والوں کو میں ایسی نعمتوں سے مالامال کرونگا۔ کہ ان نعمتوں کو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ان کی خوبی کسی کان نے سُنی اور نہ ہی ان کی عمدگی کی حقیقت کسی دل و دماغ میں گزری۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تو میرا فرمانبردار ہوگا۔ تو جو کچھ تو چاہیگا۔ تجھے ملیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے نجات کی میعاد نہیں مقرر کی۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ لا مقطوعة ولا ممنوعة۔ یعنے اگر تو میرا ایماندار بندہ ہوگا۔ تو تجھ کو نجات دائمی کے علاوہ راحت و آرام دائمی دیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
لا تحزن ان الله معنا۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين	رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہ یعنی خوشی کے وقت خوش مت ہو۔ اور رنج کے وقت رنجیدہ مت ہو لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حکم بدھ نے عام نہیں دیا۔ کہ کسی کام پر بھی خوشی یا رنج مت ہو۔ کیونکہ بدھ خود پیچھے کہہ آیا ہے۔ کہ اچھی باتوں سے خوش ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا منشا اس تعلیم سے صرف اسی قدر ہے۔ کہ تو دنیاوی آسائشوں اور آراموں پر خوش نہ ہو اور دنیاوی مصائب اور زمانہ کے حوادثات سے رنجیدہ نہ ہو۔ لیکن بُدھ کی اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے۔ کہ اس نے حکم تو دیا کہ تو رنجیدہ مت ہو۔ لیکن اس بات کی وجہ اور دلیل نہیں بیان کی کہ کیوں تو ایسا کام کرے ہاں قرآن شریف بیان فرماتا ہے وتلك الايام نداولها بين الناس۔ یعنے تو دنیاوی مصائب پر اس وجہ سے رنجیدہ مت ہو۔ کہ صرف تو ہی ان مصائب میں مبتلا نہیں۔ بلکہ تمام اہل دنیا اس دار الابتلا کے مصائب میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ جب مصیبت ایسی شے ہے کہ جس سے کسی کو چارہ نہیں۔ تو ایک شخص اگر اس پر افسوس کرے۔ تو بیجا ہے پھر دوسری وجہ بیان فرماتا ہے لكيلا تحزنوا على ما فاتكم یعنے تجھ کو اگر دنیاوی کچھ تکلیف پہونچے۔ تو تو رنجیدہ مت ہو کیونکہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی۔ بلکہ رنج سے تو اس مصیبت کی تکلیف اور بڑھیگی غرض دوسری وجہ یہ بیان کی کہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے۔ وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی اس لئے رنج کرنا بیفائدہ ہے۔ پھر تیسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تحزن ان الله معنا یعنی اے مومن تو رنج و غم کے اثرات سے بالا رہ۔ اس لئے کہ جب تیرا تعلق اس قادر مقتدر کے ساتھ ہوگیا ہے۔ تو پھر تو اس دنیاوی مصائب سے کیوں گھبراتا ہے۔ پھر چوتھی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم۔ یعنے جب تجھے کوئی مصیبت پہونچے۔ تو رنج و جزع فزع نہ کر۔ اس لئے کہ جو مصیبت انسان پر پڑتی ہے وہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کی شامت سے ہی پڑتی ہے۔ اس لئے جزع فزع اور رنج کی بجائے آدمی توبہ استغفار تضرع کرے۔ تاکہ وہ گناہ دور ہوں نہ کہ بے فائدہ رنج و غم کرکے مصیبت کو اور بڑھالے۔ پھر دنیوی آسائشوں پر خوشی کرنے کی ممانعت فرماتا ہے۔ اور اس کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ان يوم الفصل كان ميقاتا۔ یعنے دنیوی آسائشوں پر خوشی اس لئے نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ اس دنیا کی راحتوں کو قرار نہیں اور خود انسان کو اس دنیا میں قرار نہیں۔ بلکہ ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ کہ جس میں انسان اس دنیائے فانی سے گذر جائیگا۔ پھر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين۔ یعنے اس دنیا کی راحتوں پر اس لئے خوش نہ ہو کہ ان خوشیوں سے انسان کے قلب پر غفلت چھا جاتی ہے اور ایسے خوشی کرنے والے انسان خدا کے منظور نظر نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بُدھ کی تعلیم
الا بذكر الله تطمئن القلوب	دل کو ہر حال میں مطمئن رکھنا

بُدھ نے یہ تعلیم دی ہے کہ تو اپنے دل کو ہر حال میں مطمئن رکھ۔ لیکن اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے کہ بُدھ نے بالکل بیان نہیں کیا کہ کن باتوں سے دلی اطمینان حاصل ہوسکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ الا بذكر الله تطمئن القلوب۔ یعنے پہلا ذریعہ جس سے قلب کا اطمینان ہوسکتا ہے یہ ہے کہ آدمی خدا کا ذکر کرے۔ یعنی آدمی دل میں غور کرے کہ میرا خدا کیسا قادر ہے کیسا علیم ہے کیسا محسن ہے کیسا حکیم ہے اس میں سب قدرتیں ہیں وہ چاہے تو میری تکلیفیں ایک دم میں دور کردے اس نے اگر مصیبت بھی مجھ پر ڈالی ہے۔ تو اپنی کسی حکمت کی وجہ سے ہی ڈالی ہے شاید یہ مصیبت میری مغفرت کا ذریعہ ہو۔ پھر خیال کرے کہ کیسے کیسے موقعوں پر اس نے میری دستگیری کی اس کا رحم اس کا کرم اس کی غریب نوازی ہر وقت میرے شامل حال ہیں اگر اس کی توجہ میرے اوپر ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہٹ جاوے۔ تو میرا کیا حشر ہو۔ غرض آدمی اگر خدا کی صفات کا ذکر کرے اور ان کا مطالعہ کرے۔ تو پھر کوئی مصیبت ایسی

...جو آدمی کو تکلیف دہ ہو اور کوئی دلی تشویش ایسی باقی نہیں رہتی جس سے بکلی اطمینان نصیب نہ ہو۔ پھر فرماتا ہے۔ وماجعلہ اللہ الا بشریٰ ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا من عند اللہ۔ یعنے دوسرا ذریعہ اطمینان قلبی کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کر کہ وہ گاہے گاہے بشارتوں سے اور شرف مکالمہ و مخاطبہ سے تجھ کو مشرف فرما کر تیرے دل کو مطمئن کرے۔ پھر فرماتا ہے۔ قالوا نرید ان ناکل منہا وتطمئن قلوبنا۔ یعنی تیسرا ذریعہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آدمی کے لئے دین و دنیا میں ہر قسم کی آسائشوں کا سامان بہم پہنچاوے۔ کہ جس کے بہم پہنچنے سے ہر قسم کی تشویش دور ہو کر ان کی جگہ بکلی طمانینت حاصل ہو جاوین۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
ونہی النفس عن الھویٰ	جذبات نفسانی سے بری رہنا

بدھ کہتا ہے کہ تو نفس کے جذبات سے بری رہ۔ لیکن یہ نہیں بیان کیا کہ نفس کے کونسے جذبات سے اپنے آپ کو بچا۔ ہاں قرآن مجید فرماتا ہے لا تتبع اھواء الذین لا یعلمون۔ یعنی نفس کے اُن جذبات سے بری رہ جو بے علمی اور جہالت سے پیدا ہوں پھر فرماتا ہے لا تتبع سبیل المفسدین یعنے اپنے نفس کے ان جذبات کی اطاعت نہ کر جن کا نتیجہ خراب نکلے پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبعوا خطوات الشیطن یعنے وہ جذبات جنہیں فرو بھر بھی گندی تحریک ہو نہ اختیار کر۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبع الھوی۔ یعنے اپنے نفس کی کمینہ اور حسین خواہشات نہ پوری کر۔ پھر فرماتا ہے۔ ولا تتبعوا اھواء قوم ضلوا۔ یعنے نفس کے تمام ان جذبات سے جو شریعت اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے خلاف ہوں۔ اپنے آپ کو بری رکھ پھر اسلام صرف یہی نہیں فرماتا۔ کہ تو نفس کے بُرے جذبات سے بُری رہ۔ بلکہ فرماتا ہے۔ کہ علاوہ نفس کے بُرے جذبات سے بری رہنے کے تو صرف خدا کے فرمودہ کے مطابق زندگی بسر کر۔ اور پھر اسلام تجھ کو ترقی دے کر یہاں تک لاتا ہے۔ کہ تو خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق کر۔ کہ تیرے ہاتھ جو کام کر رہے ہیں وہ گویا خدا کے ہاتھ ہیں جو صرف نیک کام ہی کرتے ہیں۔ اور تیری آنکھ جو دیکھنے والی ہے۔ وہ اسی کی آنکھ ہے جس سے صرف پاک چیزیں ہی نظر آتی ہیں۔ اور تیری زبان جو بولنے والی ہے۔ وہ خدا کی زبان بنجاوے جس سے تو صرف پاک باتیں بولے۔ پھر اسلام تجھکو اسقدر فرمانبرداری سکھلاتا ہے۔ کہ تیرے نفس کو بھی فرمانبردار کر لیتا ہے۔ مطلب یہ کہ پاک لوگوں کے نفسانی جذبات بھی بُرے نہیں ہوتے بلکہ ان کے نفوس کے جذبات بھی نیک کاموں کے لئے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً و قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل	ہر قسم کے خطرات کے مقابلہ میں بالکل مطمئن اور بیخوف رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ تو خطرے کے وقت بالکل مطمئن اور بے خوف رہ۔ لیکن وہ تعلیم جو اس کے متعلق قرآن شریف نے دی ہے وہ بدھ کی تعلیم کے مقابلہ میں بہت اعلیٰ ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً۔ یعنے جب تو خطرناک خطروں میں گرفتار ہو جاوے اور خطرناک مشکلات میں مبتلا ہو جاوے۔ اور خطرہ بھی ایسا خطرہ کہ تو اکیلا ہو اور دوسری طرف مقابل میں ایک زبردست فوج ہو۔ جو کہ اس بات پر کمربستہ ہو۔ کہ تجھ کو ہلاک کر دے۔ اور سب لوگ پکار اُٹھیں۔ کہ اب تیرا کہیں ٹھکانا نہیں۔ تو تباہ و نیست و نابود ہو جاوے گا تب بھی تو نہ گھبرا۔ اور علاوہ مطمئن رہنے کے تیرا ایمان اس قدر بڑھ جاوے۔ کہ اس قدر امن کی حالت میں بھی نہ تھا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے یہ نہیں بیان کیا۔ کہ مصائب کے وقت کیوں مطمئن رہ۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ وقالوا حسبنا اللہ۔ یعنے تو مشکلات کے وقت اس لئے مطمئن رہ۔ کہ تیرے لئے ہر مشکل کے وقت تیرا خدا کافی ہے۔ اور کوئی شخص اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر فرماتا ہے۔ نعم الوکیل۔ یعنی زبردست دشمن کے مقابلہ میں گھبراہٹ تو اس صورت میں ہے کہ جب تم نے خود کچھ کام کرنا ہو اور تو خیال کرے۔ کہ ہماری تعداد تھوڑی ہے اور دشمن بڑی تعداد میں ہے۔ لیکن جب تیرا کام سب خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اور اسی نے تیرے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ تو پھر اپنی کمزوری کا کیا فکر ہو۔ بدھ کی تعلیم میں اور قرآن مجید کے حکم میں بڑا فرق یہ ہے کہ بدھ صرف اطمینان کی تعلیم دیتا ہے اور قرآن مجید علاوہ اطمینان کے زیادتی اطمینان کا حکم دیتا ہے۔ پھر بدھ نے خطرات کی حد نہیں بتائی۔ مگر قرآن شریف نے خطرہ کی ایک ایسی صورت بیان کی ہے کہ جس کے پرے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ یعنے قرآن شریف نے ایسا فقرہ بیان کیا ہے۔ جسمیں مال۔ جان۔ عزت۔ ایمان چاروں کی خیر نظر نہیں آتی۔ اور چاروں کے جانے کا یقین واثق ہے۔ پھر بدھ نے اپنی اس تعلیم پر عمل کرنے والے کو کوئی خاص بشارت نہیں دی۔ مگر قرآن شریف فرماتا ہے۔ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوٓء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم۔ یعنے جو شخص میری تعلیم پر چلکر خطرات کے وقت مطمئن رہیگا۔ میں اس پر ایسا فضل کرونگا۔ کہ اس کو اس خطرہ کا کچھ بھی نقصان نہ پہنچے گا۔ اور وہ اس خوفناک خطرہ سے صحیح سلامت نکل آوے گا۔ اور پھر میں اس سے راضی ہو جاؤنگا۔ اور وہ میری نظر میں محبوب ہو جاوے گا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے وجہ نہیں تبلائی کہ مشکلات کے وقت بے چینی اور تشویش اور بے اطمینانی کیوں لاحق ہوتی ہے۔ کہ وجہ معلوم ہو کر اس کا دفعیہ کیا جاوے ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ انما ذالکم الشیطان یخوف اولیاءہ۔ یعنے خطرات کے وقت یہ بے چینی صرف شیطانی تحریک سے ہوتی ہے۔ کیونکہ شیطان تم کو اپنے پیرووں سے ڈراتا ہے۔ پس جب تم کو وجہ معلوم ہو گئی۔ تو کیا کرو فرماتا ہے۔ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین۔ یعنے بجائے شیطان کے پیرووں سے ڈرنے کے مجھ سے ڈرو۔ اگر تم کو میری ہستی پر ایمان ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو لوگ مصائب کے وقت ڈرتے ہیں۔ ان کو دراصل خدا کی قدرت اور طاقت پر ایمان نہیں ہوتا۔ سو تم اس پر ایمان لاکر صرف اسی پر بھروسہ کرو۔ اور مشکلات کے مقابلہ میں اطمینان سے کام لو۔

اطلاع

چونکہ حافظ عبد الرحیم صاحب اب دفتر تشحیذ میں ملازم نہیں رہے۔ اسواسطے احباب کو سکرٹری صاحب تشحیذ الاذہان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ رسالہ تشحیذ دفتر انجمن تشحیذ یا دار الکتب وغیرہ کسی امر کے متعلق انجمن کے خطوط پر آئندہ حافظ صاحب کا نام نہ لکھا جاوے اور نہ روپیہ کوئی صاحب ان کے نام روانہ کریں۔ بلکہ آئندہ بھی روپے و خطوط کسی کے نام پر نہیں روانہ کرنے چاہیئیں صرف عہدہ لکھنا چاہیئے یعنی سکرٹری یا انجمن تشحیذ الاذہان چونکہ عہدہ دار عموماً تبدیل ہوتے رہتے ہیں اسواسطے نام کے لکھنے میں اکثر حرج واقعہ ہوتا ہے۔ جو روپیہ کسی کے نام پر آویگا اس کے متعلق انجمن ذمہ وار نہ ہوگی۔

دنیا میں ہر قسم کے انعامات کا مورد بن جاویگا۔ اور دین و دنیا میں تو ناکامیوں سے بچ جاویگا۔ اور نہ دین کے معاملات میں تجھے گراہی حاصل ہوگی اور نہ ہی دنیا کے معاملات میں تو ناکام رہے گا۔ اور علامت بھی بیان فرما دی کہ دن بدن انعام ہونے لگ جاوینگے

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللّٰہ ورسولہ و تجاهدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم	حصول نروان پر مضبوطی سے نظر جمائے رکھ

بُدھ کہتا ہے کہ تو نجات کے حصول پر نظر جمائے رکھ۔ لیکن نہ تو بدھ نے یہ بیان کیا کہ نجات کس طرح میسر آسکتی ہے اور نہ ہی خود آدمی اپنی عقل سے دریافت کر سکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللّٰہ ورسولہ وتجاهدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم۔ یعنے اے ایماندارو اتم نجات کے حصول کے طریقے خود اپنی عقل سے دریافت نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں خود تم کو بتاتا ہوں۔ وہ طریقے یہ ہیں۔ کہ تم ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرو تب تم خدا کے عذاب سے نجات پا جاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے۔ دیخنا برحمتك۔ یعنے نجات کے حصول کا یہ بھی طریقہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ سے اس کا رحم طلب کرتا رہ۔ پھر فرماتا ہے۔ ننجی المحسنین۔ یعنی نجات حاصل کرنے کا یہ بھی طریق ہے۔ کہ دوسروں کے ساتھ احسان کرے۔ تاکہ اس کے بدلے میں تجھ پر احسان کیا جاوے پھر بدھ نے یقینی طور پر کسی کو بشارت نہیں دی کہ تو فلاں کام کر کے نجات پا جاوے گا۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ حقاً علینا ننجی المؤمنین۔ یعنی جو شخص ایمان لاویگا اس کو نجات دینا ہم نے فرض کر لیا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ یعنے جو شخص تقوےٰ اختیار کرے گا وہ نجات پانیوالوں میں سے ہے۔ پھر بدھ نے صرف نجات کے متعلق ہی بیان کیا ہے کہ عذاب سے نجات ہوگی۔ لیکن یہ ادنےٰ درجہ ہے کیونکہ عذاب سے بچنا ابتدائی درجہ ہے۔ ایک شخص ایسا بھی ہو سکتا ہے جو نہ عذاب میں گرفتار ہو اور نہ آرام و راحت میں رہے۔ ہاں قرآن کریم فرماتا ہے۔ ویدخلکم جنٰت تجری من تحتها الانهار و مساکن طیبة فی جنات عدن۔ ذالك هو الفوز العظیم یعنے اگر تو ایماندار ہوگا۔ تو تجھ کو علاوہ عذاب سے نجات دینے کے ہم اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات میں رکھیں گے۔ جہاں پاکیزہ تعلقات ہونگے۔ اور ہر قسم کے انعام و افضال ہونگے۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر اسلام فرماتا ہے۔ کہ اپنی تعلیم پر چلنے والوں کو میں ایسی نعمتوں سے مالا مال کرونگا۔ کہ ان نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ان کی خوبی کسی کان نے سُنی اور نہ ہی ان کی عمدگی کی حقیقت کسی دل و دماغ میں گزری۔ پھر فرماتا ہے کہ اگر تو میرا فرمانبردار ہوگا۔ تو جو کچھ تو چاہیگا۔ تجھے ملیگا۔ پھر بدھ کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ اس نے نجات کی میعاد نہیں مقرر کی۔ لیکن قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ لا مقطوعة ولا ممنوعة۔ یعنے اگر تو میرا ایماندار بندہ ہوگا۔ تو تجھ کو نجات دائمی کے علاوہ راحت و آرام دائمی دیا جاویگا۔

قرآن شریف کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
لا تحزن ان اللّٰہ معنا۔ لا تفرح ان اللّٰہ لا یحب الفرحین	رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہنا۔

بدھ کہتا ہے کہ رنج و خوشی کے اثر سے بالا رہ۔ یعنی خوشی کے وقت خوش مت ہو۔ اور رنج کے وقت رنجیدہ مت ہو لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حکم بدھ نے تمام نہیں دیا۔ کہ کسی کام پر بھی خوشی یا رنج مت ہو۔ کیونکہ بدھ خود پسند کرتا ہے۔ کہ اچھی باتوں سے خوش ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا منشاء اس تعلیم سے صرف اسی قدر ہے۔ کہ تو دنیاوی آسائشوں اور آراموں پر خوش نہ ہو اور دنیاوی مصائب اور زمانہ کے حوادثات سے رنجیدہ نہ ہو۔ لیکن بدھ کی اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے۔ کہ اس نے حکم تو دیا کہ تو رنجیدہ مت ہو۔ لیکن اس بات کی وجہ اور دلیل نہیں بیان کی کہ کیوں تو ایسا کام کرے۔ ہاں قرآن شریف بیان فرماتا ہے وتلك الایام نداولها بین الناس۔ یعنے تو دنیاوی مصائب پر اس وجہ سے رنجیدہ مت ہو۔ کہ صرف تو ہی ان مصائب میں مبتلا نہیں۔ بلکہ تمام اہل دنیا اس دار الابتلاء کے مصائب میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ جب مصیبت ایسی شئے ہے کہ جس سے کسی کو چارہ نہیں۔ تو ایک شخص اگر اس پر افسوس کرے۔ تو بیجا ہے۔ پھر دوسری وجہ بیان فرماتا ہے۔ لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم یعنے تجھ کو اگر دنیاوی کچھ تکلیف پہونچے۔ تو تو رنجیدہ مت ہو کیونکہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی۔ بلکہ رنج سے تو اس مصیبت کی تکلیف اور بڑھیگی غرض دوسری وجہ یہ بیان کی کہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی ہے۔ وہ تیرے رنج کرنے سے دور نہ ہوگی اس لئے رنج کرنا بیفائدہ ہے۔ پھر تیسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تحزن ان اللّٰہ معنا یعنی اے مومن تو رنج و غم کے اثرات سے بالا رہ۔ اس لئے کہ جب تیرا تعلق اس قادر مقتدر کے ساتھ ہو گیا ہے۔ تو پھر تو اس دنیاوی مصائب سے کیوں گھبراتا ہے۔ پھر چوتھی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم۔ یعنے جب تجھے کوئی مصیبت پہونچے۔ تو رنج و جزع فزع نہ کر۔ اس لئے کہ جو مصیبت انسان پر پڑتی ہے وہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کی شامت سے ہی پڑتی ہے۔ اس لئے جزع فزع اور رنج کی بجائے آدمی توبہ استغفار تضرع کرے۔ تاکہ وہ گناہ دور ہوں نہ کہ بے فائدہ رنج و غم کر کے مصیبت کو اور بڑھا لے۔ پھر دنیوی آسائشوں پر خوشی کرنے کی ممانعت فرماتا ہے۔ اور اس کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ ان یوم الفصل کان میقاتاً۔ یعنے دنیوی آسائشوں پر خوشی اس لئے نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ اس دنیا کی راحتوں کو قرار نہیں اور خود انسان کو اس دنیا میں قرار نہیں۔ بلکہ ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ کہ جس میں انسان اس دنیائے فانی سے گذر جائیگا۔ پھر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ لا تفرح ان اللّٰہ لا یحب الفرحین یعنے اس دنیا کی راحتوں پر اس لئے خوش نہ ہو کہ ان خوشیوں سے انسان کے قلب پر غفلت چھا جاتی ہے اور ایسے خوشی کرنے والے انسان خدا کے منظور نظر نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی تعلیم	بدھ کی تعلیم
الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب	دل کو ہر حال میں مطمئن رکھنا

بُدھ نے یہ تعلیم دی ہے کہ تو اپنے دل کو ہر حال میں مطمئن رکھ۔ لیکن اس تعلیم میں ایک نقص یہ ہے کہ بدھ نے بالکل بیان نہیں کیا کہ کن باتوں سے دلی اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ ہاں قرآن شریف فرماتا ہے۔ الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب۔ یعنے پہلا ذریعہ جس سے قلب کا اطمینان ہو سکتا ہے یہ ہے کہ آدمی خدا کا ذکر کرے یعنی آدمی دل میں غور کرے کہ میرا خدا کیسا قادر ہے کیسا علیم ہے کیسا محسن ہے کیسا حکیم ہے اس میں سب قدرتیں ہیں وہ چاہے تو میری تکلیفیں ایک دم میں دور کر دے اس نے اگر مصیبت بھی مجھ پر ڈالی ہے۔ تو اپنی کسی حکمت کی وجہ سے ہی ڈالی ہے شاید یہ مصیبت میری مغفرت کا ذریعہ ہو۔ پھر خیال کرے کہ کیسے کیسے موقعوں پر اس نے میری دستگیری کی اس کا رحم اس کا کرم اس کی غریب نوازی ہر وقت میرے شامل حال ہیں اگر اس کی توجہ میرے اوپر ایک سکنڈ کے لئے بھی ہٹ جاوے۔ تو میرا کیا حشر ہو۔ غرض آدمی اگر خدا کی صفات کا ذکر کرے اور ان کا مطالعہ کرے۔ تو پھر کوئی مصیبت ایسی